

بیتھار میں یہ اہم شائع ہو چکا ہے  
 اَصْحٰی الْاَفْلاٰکِ اَعْبَادِیْنَ اَوْ حَسْبُنَا اَنْ لِّدُنْیَا یَعُوْذَ لَکَ اِنَّا اِلَیْکَ رَاغِبُوْنَ  
 جو طاعون کے سبب زمین اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا  
 خدا کی مدد سے جو قرآن ایا  
 ان کے لئے یہاں ہے جو ان کے لئے ہے  
 خدا کی مدد سے جو قرآن ایا



# عزت الایمان

اور تیسرا نام  
 تقویر الایمان

ما یفعل الله بعد ان شکرتهم وامنوا  
 وکان الله شاکراً علیاً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِیْهِ وَسَلَّمَ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِیْهِ وَسَلَّمَ

اس کتاب میں جو پورا مودعہ نام ہے اسکا چلنا اور پھر آج خدا کی تقدیر کوئی نہیں کیا ہی ہم کرنا کرنا

۵- اکتوبر ۱۹۰۲ء

مفتاح الایمان فی فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 بعد و جلد ۵۰۰۰  
 شائع ہوا

۱۲۵  
 شریف

nera  
 ed

۱۲۵  
 شریف



AT PUBLIC

LIBRARY RAMPUR

Subject

Book No

21912



21912  
 20/2/4  
 10/10/00

لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

ترجمہ: جس نے جو چیزیں ہم پر لکھی ہیں وہی ہمارے مالک اور مالک ہمارے مالک ہیں اور جو چیزیں ہم پر لکھی ہیں وہی ہمارے مالک اور مالک ہمارے مالک ہیں۔

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کر کے دوبارہ طاعون بچانیکے لئے  
 ٹیکائی تجویز کی اور بندگان خدا کی بیوی کیلئے کئی لاکھ روپے کا بوجھ اپنی سرپرڈال لیا اور حقیقت یہ وہ  
 کام ہے جس کا شکر گزاری سے استقبال کرنا دشمن رعایا کا فرض ہے اور نعمت نادان اور اپنے نفس کا  
 دشمن دشمن ہے جو ٹیکاکے بارے میں بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجزیہ میں آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ  
 کسی خطرناک علاج پر عمل درآمد کرنا نہیں چاہتی بلکہ بہت سے تجاربہ کے بعد ایسا موثرین جو تدریس فی الحقیقت  
 مفید ثابت ہوتی ہے اسکی پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت کے بعد ہے کہ جس بھی خیر خواہی  
 کیلئے بکھوکھا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کر چکی ہے اسکی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس سرکاری  
 اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی میں اس رجت تک پہنچ جائے کہ شک  
 نہیں کہ اس وقت تک جو تدریس عالم اسباب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی وہ بڑی سے بڑی  
 اور اعلیٰ سے اعلیٰ تدریس ہے کہ ٹیکاکر آیا جائے اس کے کس طرح اسکا زہرین ہو سکتا کہ یہ تدریس مفید  
 پائی گئی ہے اور ہر پابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ  
 کو انکی جانوں کیلئے ہے اس سے اسکو سکدوش کریں لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ  
 کی خدمتیں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے  
 ہم ٹیکاکراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے



ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھادی سواؤں نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا دے لیکن وہ جو کامل طور پر پوری نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس لیے کہ امت و لکیر جو حکم الہی ہے جسکی وجہ سے ہم اپنے نفس کیلئے اور ان سب کے لئے جو ہماری گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ جیسا میں اپنی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف کا کوئی چیز باہر نہیں گزرتی تجھ پر بھی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ معیت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے ساتھ کسی طور سے منکر نہ کرے اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمادیا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی انگن طاعون نہیں آئیگی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس عذاب کے گروہ کتے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ انہیں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت کوئی وجہ مخفی جو خدا کے علم میں ہو ان پر طاعون نازل ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اتر کر دیکھیں کہ نسبتاً و مقابلتہ خدا کی حالت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں۔ اس بات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض منہیں گے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دینگے اور بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے ہی رحمت نازل کر سکتا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ ان بلا شبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب و غریب و اسکی پاک قدس عجیب میں ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر گمراہ کی طرح تسلط کرتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت کریں ایسا ہی جب







صفحہ ۵۱۸ و صفحہ ۵۱۹۔ پہرہ سوا اسکے پیر سے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی ہو کہ خدا میرے گہر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے گہر نہیں کرتے بلکہ طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہ اس سلسلہ پر اسکا خاص فضل ہوگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کہیں ہو جائے سو شاذ و نادر حکم محدود مگر کار کھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا کہ گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے کہ ٹیکا طاعون کا لگانا بولے نسبت دوسروں کے بہت ہی کم مرتے ہیں۔ پس جیسا کہ شاذ و نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہیں کر سکتی اسی طرح اس نشان میں اگر مقابلتہ بہت ہی کم درجہ پر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوں یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں سے کوئی شخص اس مرض سے گزر جائے تو اس نشان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہیں انکی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقل مند کا کام نہیں ہے کہ پہلے سے اس باتوں پر تنہی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کی چشم سے جو تاریکی کی اکل سے ایسا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اس وقت اس پیشگوئی کا قدر کرے گی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کردار اصل برابر میں بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے تو وہ میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں میرے منجانب اسد ہونیکا یہ نشان ہوگا کہ میرے گہر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہ طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو انہیں پائی جائیگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئیگی الا کم اور شاذ و نادر کاش اگر یہ لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچا جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا اسکا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور



یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ یسویں کی پیشگوئی ان جہانین اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب کرے لیکن اگر ساتھ ایسے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ خارج نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاؤ و نادہ کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آئیگا کیونکہ پہلے زمانہ میں صوسی اور یسوع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے نئے نئے آدھبانی اور صد یا انسانوں کے خون کئے ان کو ملواری سے ہی قتل کیا جائے اور یسویں کی نظر سے ایک نشان تھا جسکے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجاہدین کے اہل حق بھی انکی تلواری قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی اگر شاؤ و نادہ کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو باعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہیگا اور وہ سمجھ جائیگا کہ مجوزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت کو معاذ کیا ہے بلکہ بطور نشان الہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور انکی یہ ترقی تعجب سے رکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقع پر شکست پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں بیٹے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں ایک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو صرف ایک لعنت کو خریدنا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آہم پھر وہ ہمیں کے اندر نہیں مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی نظر



رجوع کر گیا تو پندرہ مہینہ میں نہیں مر گیا اس نے عین جلسہ مبارک پر شرمعز آدمیوں کے روبرو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینہ تک  
 اپنی خاموشی اور خوف و اپنا رجوع ثابت کر دیا۔ اور پیشگوئی کی بناء پر یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہذا اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اٹھایا کہ پندرہ مہینے کے  
 بعد مر گیا مگر یہ اس لئے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنی عقیدہ کے  
 رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر گیا سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھ  
 بتلائی ہیں اور پرانے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں مگر کتاب نزول المسیح میں جو  
 چھپ ہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو نہیں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔ اور  
 کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اسکے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا  
 نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرنا کرنا مرسی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے سوہنے سے نکلی ہو  
 اسکو نہیں ملیگی سبکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے  
 اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری ایسی کہلی کہلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے  
 پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں انکی نظیر اگر گذشتہ مہینوں میں تلاش کی جائے  
 تو مجبوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور حکم انکی مثل نہیں ملیگی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصد کرتے  
 تو کہیں سے انکی آنکھیں کھل جاتیں اور میں انکو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر  
 ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے محض شہادت سے یا حاکم سے یہ کہنا کہ فلاں پیشگوئی پوری ہوئی ہم مجبوراً  
 اسکے کیا کہیں کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بظنی کی طرف منسوب کریں اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے  
 لئے گفتگو کرتے تو انکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا سچا کہلانا پڑتا۔ ہزار ہا پیشگوئیوں کا ہو ہو پورا ہونا  
 اور ان کے پورا ہونے پر ہزار ہا گواہ زندہ پاسے جانا یہ کچھ تو بڑی بات نہیں ہے گویا خدا عزوجل کو  
 دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی ماز میں باستثنا سے زمانہ نبوی کے کہیں کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزار ہا پیشگوئیاں  
 بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز روشن کی طرح پوری ہو گئیں اور ہزار ہا لوگوں نے ان کے پورے  
 ہونے پر گواہی دی۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ ان زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر رہا ہو گا



اور صد ہا سو غریبوں کو پرکھول رہا ہے اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال  
 ملے گی۔ لوگ غریب و یکہ لینے کے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے  
 اتر چکا اس نے بہت مدت تک اپنی تین چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اوچپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں  
 چھپائے گا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کہی ان کے باپ دادوں نے نہیں  
 دیکھے تھے۔ اسلئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان زمین کے پیدا کر دینا لے پر لوگوں کا ایمان نہیں  
 ہو ٹھون پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس پہر گئے ہیں اسلئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور  
 نئی زمین بناؤں گا۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے  
 گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے  
 سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا  
 نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جنکو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے  
 ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بند  
 کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تہائی سے  
 دشمنی کی۔ انکے ہاتھ میں سحر قصوں کے اور کچھ نہیں اور انکا خدا انکے اپنے ہی تصورات ہیں  
 دل ٹھٹھہ میں اور متین تھکی ہوئی ہیں اور انکوں پر پر ہیں۔ دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا کو  
 کہہ بیٹھی ہیں انکا کیا ذکر ہے۔ جنہوں نے انسان کے بچوں کو خدا بنا لیا۔ مسلمانوں کا حال دیکھو  
 کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہیں سچائی کے پکے دشمن ہیں راہ راست کے جانی دشمن کیطرح  
 مخالف ہیں (شلا مذوۃ العلماء نے اسلام کیلئے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور یا انجمن حجابین اسلام  
 لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہیں؟ کیا  
 یہ لوگ صراطِ مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے  
 نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کر نیکی لٹو خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں آیا  
 ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعویٰ کی قدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے  
 احرام کے نیچے ہیں کہ حمایت کا دعویٰ کر کے جب آسمان سے تارہ نکلا تو سب پہلو منکدر گئے۔



اب وہ اوس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت پر بچے بھیجا ہے مگر انکو تو کچھ پروا نہیں آفتاب و دھوپ کے نزدیک آگیا ابھی ان کے نزدیک سات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابھی وہ بیان میں رو رہے ہیں اس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان لوگوں کو کچھ ہی خبر نہیں۔ اس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں اور صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پس یہی حایت اسلام اور ترویج اسلام اور عیلہ اسلام ہے جو ان کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دینگے جو ابتداء سے تمام نبی اسپر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا کی پیشگوئی عنقریب سچی ہو میری ہے کہ کتب اللہ لا غلبت انا ورسلی خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان میں خسوف کو فرمایا اور نیر النہار اور نیر اللیل کو میرے لئے گواہ بنا کر دو نشان ظاہر فرمائے۔ ایسا ہی اوس نے نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین پر ہی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک وہ نشان جبکہ تم قرآن پڑھتے ہو اور اذاعینا عظیمت اور حدیث میں پڑھو مولیٰ کز القلاص فلا شیء علیہا جبکہ تکبیل کیلئے ارض حجاز میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل ہی طیار ہو رہی ہے۔

دوسرا نشان۔ طاعون کا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ وان من قرية الا نحن مهلكوها قبل يوم القيمة اور بعد بھگدازاں شدیدا سو خدا نے ملک میں ریل ہی جاری کر دی اور طاعون بھی پھیلنا زمین پر گواہ ہوا اور آسمان بھی۔ سو خدا سے مت لر و خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اس سے پہلے خدا نے جب آدم کو خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتوں نے روکا۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کر نیکی کے وقت فرمایا اور دت ان استخلف فخلق آدم یعنی میرے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤں پس میں اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیوں تم ظنی باتوں کا خس خاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ امتحان میں دہر و یقینا یاد رکھو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہیں اس قسم کی لڑایاں تقویٰ کا طریق نہیں البتہ اگر شک ہو تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ



میں نے خدا سے اہام پا کر ایک گروہ انسانوں کے لئے برسرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب  
 طاعون سے بچنے کیلئے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شایع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بہلائی آپ  
 لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ ہی اپنے ہم مذہبوں کیلئے خدا تعالیٰ سے نجات کی بشارت  
 حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چپے ہوئی اشتہاروں  
 کے شائع کریں تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیوں کیلئے ہی بہت ہی خوب ہے  
 وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے پس اب انکا ہی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو  
 طاعون سے نجات دلا دین ان تمام فرقوں سے جسکی زیادہ سنی گئی وہی مقبول ہے۔ اب خدا نے  
 ہر ایک کو موقعہ دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مسابحات نہ کریں اپنی قبولیت بڑھ کر دیکھا دین تا طاعون  
 بھی پھیلے اور انکی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم  
 کو ہی نبی قرار دے چکے ہیں وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرت کا مالک سمجھتے ہیں تو اب عیسائیوں کا  
 حق ہے کہ ان کے کفارہ سے نمونہ نجات دیکھ لیں اس طرح ہر گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت  
 آسانی ہو سکتی ہے کہ بڑش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر ہر سار کرتے ہیں  
 اپنے گروہ کے چہرانے کے لئے اور طاعون سے نجات کیلئے یا منظم کریں کہ اپنے اس خدا کے  
 جیسے ایمان رکھتے ہیں یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو انہوں نے بجائے خدا سمجھ لیا ہے ان مصیبت  
 کی شفاعت کریں اور اس کوئی نچتہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ شائع کر دیں جیسا کہ ہم نے یہ اشتہار  
 شائع کر دیا ہے۔ ہمیں تو سر اسر مخلوق کی بہلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور غیر گور  
 کی مدد ہے گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح  
 بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان  
 میں پہلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو کہ  
 ضرور ٹیکا کرنا چاہئے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہئے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے  
 مگر وہ اس تعلیم پر پورے قائل نہیں ہیں جو انکو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکا کرنا مناسب نہ تھو کہ  
 نکہادین اور تاق اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکہ دین اور اگر



یہ سول ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جسکی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو من بعد مختصہ  
چند نظریں نیچے لکھ دیتا ہوں

## تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سماعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی غریبت سے پر پورا پورا  
عمل نہیں ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گہر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا  
کی کلام میں یہ وعدہ ہے انما حافظ کل من فرادی یعنی ہر ایک جتنے سے گہر کی چار دیواری کے اندر ہو من  
ادسکو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گہر کے اندر ہیں جو میرے سر خاک شیت  
کے گہر میں بود و باش کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ ہی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میری روحانی گہر میں داخل  
ہیں پیروی کرنے کے لئے یہ یقین کریں کہ وہ یقین کریں کہ اسکا ایک قادر اور قیوم اور خالق کل ضابطہ  
جو اپنی صفات میں ان کی ادبی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ وہاں ٹھہرا ہے اور صلیب  
پر چڑھے اور مرنے سے پاک ہو وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے  
کے دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات آگاہ ہیں انسان کی طرف سے جو حب ایک ہے  
رنگ کی تبدیلی ظہور میں آتی ہے تو اسکے عروہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ دریا کی نئی تجلی کے ساتھ اس سے  
معاملہ کرنا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے ضمیر میں ہی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ  
تغیر آتا ہے بلکہ وہ ازل سے نیر متغیر اور یکساں نام رکھتا ہے لیکن انسانی لغت کے وقت جب تک  
ان کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں انہی ایک نئی تجلی سے سپرد ہوتا ہے اور ہر ایک کی  
یا فتنہ حالت کے وقت جو انسان کو نظر میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی ہی ایک ہے ان کے ساتھ  
ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت ان کے کہلاتا ہے جہاں حائق حادث تبدیلی ظاہر ہوتی  
ہے خوارق و عجایب کی جو پڑ سہزادہ خدا ہے جو ہر سلسلہ کی سرطنت ہے اسلایان لاوا پڑا  
نفس پر اور اپنے آرمون پر اور اسکا کمال تعقبات پر اسکو متہم کہو اسکی راہ پر ہاویں کہہ سکتا ہے  
اسکی زمین صدق و وفا و سلام و دنیا پسنا سب اور اپنے عزیزوں پر یہ سہولت و تسہل کہنی مگر تم  
اسکو نہ مہربان نہ تم اسکا نہ پتہ لکھ جاؤ۔ جسٹنٹن ان کہلاتا ہے بہت خدا کی عادت ہے



مردم میں تین اعلیٰ درجہ کے آدمی ہیں۔ پہلے کچھ بدلتی تہذیب ہے اور تہذیبی مصلحت کی  
دشمنی۔ دوسرے مصلحت کی دشمنیت ہو جائیگی اور تیسرے کب وقت اور کب حالت اور ایسی  
اوضاع میں آئے گا کہ بڑا بے تاج و تخت ہو جائے گا۔ اگر ہم اس کا کر کے تو ہم میں خدا کا ظاہر ہو گا  
جس شان و شوکت سے بڑا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے جو اسے عمل کرے اور اس کی رضا کا طلب  
کے لیے اس کی رضا کو بڑا کرے نہ ہو سو ہم مصیبت کو بڑھ کر اور یہی تو ہم آگے رکھو کہ یہ تہذیبی دشمنی  
کے لیے ہے۔ اس کی توجہ میں پرہیزگار کے لیے اپنی تمام طاقت کو کوشش کرو اور اس کے بندوں پر  
رحم کرو۔ دران بر زبان یا تہذیب یا کسی تہذیب سے ظلم نہ کرو اور مظلوم کی ہمدانی کیلئے کوشش کرنے  
پر آمادہ کسی تہذیب کو نہ کرو کہ پناہ سخت ہو اور کسی کو کالی موت دے دو کہ وہ گناہ دیتا ہو غریب اور حلیم اور  
نیکانیت اور مظلوم کے بہرہ و دنیا کو قبول کئے جاؤ۔ بہت میں جو ظالم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر  
تہذیبی ہیں بہت میں جو اچھے پادشاہ ہیں مگر ان سے سامنے ہیں سو ہم اس کی جناب میں قبول  
نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک ہو جائے ہو کہ جو چوڑی پر رحم کرنے والی تحقیق اور عالم ہو کہ  
انسان کو نصیحت کرنے خود مافی سے ان کی تہذیب اور امیر ہو کہ غریبوں کی خدمت کرنے خود پسندی  
سے ان کی تہذیب۔ ملاکت کی رامون سے ڈرو۔ خدا سے ڈرنے والے تو ہی اختیار کرو اور مظلوم کی  
پریشانی نہ کرو اور اپنے موٹے کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ روز دنیا سے دل ہٹا دیتے ہو اور کسی کے  
ہو جاؤ۔ اسی کے لیے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاک اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ  
وہ پاک ہے چاہے کہ ہر ایک صبح تمہاری گونے گونے کو ہی کہہ دے کہ تمہاری نفرتی سے رات بسر کی اور ہر ایک  
نہ تمہارا لٹو کو ہی دے کہ تمہارے بڑے بڑے دن بسر کیا۔ دنیا کی اہمیتوں سے مت ڈرو کہ وہ  
وہ چون کہیج دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی  
لعنت کو ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور سپر ٹرنی سے اس کی دونوں جانبوں میں بیچکنی کر  
جاتی ہے تمہاری کاری کیا تہذیبیں ہیں یا نہیں سکتی کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان  
کے پائل تک نظر ہے کیا تم اس کو دیکھو کہ اس کے بوسے میں قہر ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ  
اور کھڑے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ نیکی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری دینی کو دور کر دیگی۔



اھا اگر تمہاری کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریاست یا خود پسندی تو یا کسل ہو تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول  
 لائق ہو یا سنا ہو کہ تم صرف چند باتوں کو سیکرا پنے بتیں ہو کہ وہ کہ جو کچھ منہ کرنا تھا کر لیا ہو کیونکہ خدا چاہتا ہے  
 کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم نہیں  
 صلح کرو اور اپنے بہائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شر یہ ہے وہ انسان کہ جو اپنے بہائی کے ساتھ صلح پر آمنی  
 نہیں وہ کاما بانیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی  
 ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جو بڑے کی طرح تذل کر دو تا تم بخشے جاؤ۔ نفینیت کی فریبی چھوڑ دو کہ جس کے  
 کیلئے تم بلا کر گئے ہو میں سے ایک فیہ انسان دخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی قیمت وہ شخص جو جان با تو  
 نہیں بنا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں بنائیں کہیں تم اگر چاہو کہ آسمان پر تمہاری تھوڑی سی قوم ہے ایک موجد  
 جیسے ایک پیٹ میں سے دو بہائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنی بہائی کے گناہ بخش رہا۔  
 بد بخت ہے وہ جو خدا کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اسکا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت فانی ہے  
 کہ وہ تھوڑے اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ تنکیر اسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم  
 قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اسکے نام کی بد بختی میں نہیں  
 اسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کٹھن یا چوٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے  
 یا فتنہ میں وہ اسکا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک، آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک لہجے  
 خیریت رہ جو اسکے لہجے میں اگر کسی خیاں دیا جائیگا وہ جو اسکے لئے تیار ہو رہے ہوں گے۔ وہ جو اس کے لئے تیار  
 نوتا ہے وہ اسکو دیکھا تم سچے دل دار اور پوری صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست ہو  
 تا وہ ہی تمہارا دوست بن جائے۔ تم با حقوں پر اور اپنی بیویوں پر اور پر خیر بہائیوں پر رحم کرو تا آسمان  
 تم پر ہی رحم ہو تم سچے اسکے ہو جاؤ۔ تا وہ ہی تمہارا ہو جاؤ۔ سو دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ پر نہیں ایک  
 طاعتی ہے جو سو تم خدا سے صدق کیا تہہ پیچہ بار و تاہ یہ بلا میں تم سے دور رکھی کوئی آفت نہیں پر یہ نہیں  
 ہوں۔ عینک نشان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت وہ نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل ہو۔ سو تمہاری غلطی  
 و عین و کثر کو یا کوئی شاخ کو تمہیں دوا اور زندہ رہنے سے مانعت نہیں۔ مگر ان پر یہ کہہ کر کہ نہ مانعت  
 ہے نہ غرضی۔ خدا کا ارادہ مٹا اگر کوئی طاقت رکھو تو لوکل کا مقام ہر ایک سے بڑا ہے۔







سے ہی رہا وہ میں ازاجہ یکاٹھوں ہی زمانہ ہے جس شخص مجھ سے بھی محبت کرنا ہے اور  
 اس سے برابر بننا ہے وہ میری اطاعت میں مجھ کو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑنا ہے وہی میری  
 آفتوں کے دنوں میں میری روح کی شفاست کرگی سوکے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری  
 باعث شاکست ہوساں پر تم سوقت میری باعث شمار کرتے جاؤ گے جب پر مح تقویٰ کی  
 راہوں پر قدم مارو گے سو پنی چوختہ تازوں کو ایک خوف اور حضورت اور اگر گویا غم غم غم  
 دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پور کر دو ہر ایک کے لئے ہے وہ رکوع  
 و سجدہ چہرے زخیں ہو چکا ہے اور کوئی نفع نہیں وہ بت کرے نیکی کو سوار کراد کر و بر بدی کو ہرا  
 ہو کر ترک کر دینا یا رکھو کہ کوئی عمل خدا کا نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے یہ نیکی کی  
 بڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ چتر ضائع نہیں ہوگی وہ عمل ہی ضائع نہیں ہوگا سب کے انواع  
 پر محبت و تمہارا امتحان ہی ہو گیا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہو کر سو خیر ارادہ جواب  
 کہ ہو کر کہا اور میں تمہارا کچھ ہی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسان پختہ تعلق ہے جب تم پہنچا  
 تو اپنے تئیں وہ دشمن کہہنا ہوں سے اگر تمہاری مینی ہرگز ساری جاتی رہی تو خدا تمہیں ایک  
 لازوال عزت آسان پوچھا تو تم اسکو مست چوڑو اور ضرر دہے کہ تم دیکھو دیکھاؤ اور اپنی کئی اسبوں سے  
 بے نصب کئے عباؤ۔ سوان جھوڑوں۔ تم دیکھتے ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزمائست کہ تم  
 راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسان پر فرشتے ہی تمہاری تعریف کریں تو مابین  
 کہاؤ اور خوش ہو اور گالیوں سنو و شکر کرو۔ اور انکا میان دیکھو اور پیوند مست تو خدا کی  
 آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیکی کہلو جو اپنے کمال میں انتہائی رہے پڑو۔ ہر ایک جو ہمیشہ  
 مویا بگاڑو ایک گنہ کی چیز کی طرح جماعت باہر مینک دیا جائیگا اور جسے مریگا اور خدا کا کچھ بگاڑ  
 کی چیزیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا جماعت موجود ہے اگر یہ سب کی مخلوق  
 ہے یہی وہ اس شخص کو چن لیا ہے جو اسکو چیتا ہے وہ سکے یا اس کا تائب ہوا کے اس  
 جو اسکو عزت دیتا ہے وہ اسکو ہی عزت دیتا ہے +

تم اپنے دن کو سید پر ایک اور زبردن اور گھوڑوں کو پاک کر کے اسکی طرف آ جاؤ



کہ وہ منہ میں ہوس کر چھٹا نکلتا ہے۔ جو منہ میں پڑتا ہے وہ منہ سے نکل کر ایک اور جگہ پہنچتا ہے۔  
 علم ربانی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء و رسل ہے۔ ہرگز اس کے کوئی ثبوت نہیں ہے۔  
 سزا میں ہے۔ محبت کی چاہی ہو کہ عاقلانہ ہے۔ ہم سے بداندین اور نہ سزا میں ہے۔  
 ح کا اعلیٰ پر خدا و زمین صاف ہو کر خدا سے پیکی کا غلبہ پائے۔ وہ ختم نبوت کا غلبہ ہے۔  
 یہ مذہب مسند میں اپنی شکل کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی ہو کر چھٹا نکلتا ہے۔  
 مثل یہ ہے۔ فرق ہے۔ سوال سامی نہ اسے مسیح موعود میں پائی ہوگی۔ یہ ہے۔ حضرت  
 سے مدد ملے۔ مانتے ہیں کہ مسیح موعود مہری قہر میں بن ہو گا۔ یعنی وہ یسوعی ہوں۔ اور  
 ہستی میں نہیں ہے۔ اور تم یقیناً سمجھ کر عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے۔ کشمیر۔ ہندوستان  
 میں ایک قہر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے چھٹا نکلی ہے۔ اور اگر میں آتی  
 رہتے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں ہے۔ ہر ایک متعلقہ بات میں ہیں۔  
 وہاں رہتی۔ کھتی ہیں جیسا کہ ہمارے من لفظ ہے۔ ہر مریم تو گویا قرآن نے اس کے مریم کہا۔  
 کیا کہ یہ کوئی امت ہو گیا ہے۔ خدا نے ہمارے نبی کے مریم کی خبر دی۔ مگر ہمارے قرآن میں عیسیٰ کے  
 منہ کی خبر دوں۔ ہمیں کیا پتا ہے اور اگر وہ کہے کہ منہ کی منہ میں خبر ہے کہ فلان  
 موقت ہے۔ کنت انت القرب عکلم سم سورہ آیت توصیف ولات کرتی ہے کہ وہ عیسا  
 کے کاٹ سے پہلے ہے۔ جب میں عرض آیا۔ فلان تو قہر ہے۔ منہ میں کہ جس سے وہ عیسیٰ کو  
 مانا۔ یہاں کہہ کر خدا نے اسے شخص کی موت کا مارا۔ قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جسکی زندگی  
 کے زمانے میں کہ ہوں کو پاک کر دیا۔ خدا نے اس کو یہ کیلے۔ زندہ ہو دیا کہ مالوگ مشرک۔  
 بدینہ میں ہے۔ اور کو یہ لوگوں کی غلطی نہیں کیا۔ ہمارے سب کچھ خواہ کیا تا لوگوں کو کمرہ کرے  
 ختم ہوا۔ جو ہر موت مسیح عیسیٰ قہر بر موت نہیں۔ سکتی سو میں سے لمانہ کیا کہ یہ خدا  
 تعالیٰ نے اسے مانا۔ ہمارے اس کو منہ و توانا بن دندہ جو۔ خدا نے اپنے قول سے مع کی ہو  
 تھا۔ کہ یہ سوال مدد ملی۔ یہ عیسیٰ کے حجاب کی رات۔ ہر کمرہ و دن میں ایک ہی اب ہی ہم  
 اسے بن نہیں تے۔ یہ کیسا اچانک ہے کہ انسانی کی انہوں کو خدا کی قدم پر قدم کھڑے

یہ وہ منہ میں ہوس کر چھٹا نکلتا ہے۔ جو منہ میں پڑتا ہے وہ منہ سے نکل کر ایک اور جگہ پہنچتا ہے۔  
 علم ربانی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء و رسل ہے۔ ہرگز اس کے کوئی ثبوت نہیں ہے۔  
 سزا میں ہے۔ محبت کی چاہی ہو کہ عاقلانہ ہے۔ ہم سے بداندین اور نہ سزا میں ہے۔  
 ح کا اعلیٰ پر خدا و زمین صاف ہو کر خدا سے پیکی کا غلبہ پائے۔ وہ ختم نبوت کا غلبہ ہے۔  
 یہ مذہب مسند میں اپنی شکل کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی ہو کر چھٹا نکلتا ہے۔  
 مثل یہ ہے۔ فرق ہے۔ سوال سامی نہ اسے مسیح موعود میں پائی ہوگی۔ یہ ہے۔ حضرت  
 سے مدد ملے۔ مانتے ہیں کہ مسیح موعود مہری قہر میں بن ہو گا۔ یعنی وہ یسوعی ہوں۔ اور  
 ہستی میں نہیں ہے۔ اور تم یقیناً سمجھ کر عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے۔ کشمیر۔ ہندوستان  
 میں ایک قہر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے چھٹا نکلی ہے۔ اور اگر میں آتی  
 رہتے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں ہے۔ ہر ایک متعلقہ بات میں ہیں۔  
 وہاں رہتی۔ کھتی ہیں جیسا کہ ہمارے من لفظ ہے۔ ہر مریم تو گویا قرآن نے اس کے مریم کہا۔  
 کیا کہ یہ کوئی امت ہو گیا ہے۔ خدا نے ہمارے نبی کے مریم کی خبر دی۔ مگر ہمارے قرآن میں عیسیٰ کے  
 منہ کی خبر دوں۔ ہمیں کیا پتا ہے اور اگر وہ کہے کہ منہ کی منہ میں خبر ہے کہ فلان  
 موقت ہے۔ کنت انت القرب عکلم سم سورہ آیت توصیف ولات کرتی ہے کہ وہ عیسا  
 کے کاٹ سے پہلے ہے۔ جب میں عرض آیا۔ فلان تو قہر ہے۔ منہ میں کہ جس سے وہ عیسیٰ کو  
 مانا۔ یہاں کہہ کر خدا نے اسے شخص کی موت کا مارا۔ قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جسکی زندگی  
 کے زمانے میں کہ ہوں کو پاک کر دیا۔ خدا نے اس کو یہ کیلے۔ زندہ ہو دیا کہ مالوگ مشرک۔  
 بدینہ میں ہے۔ اور کو یہ لوگوں کی غلطی نہیں کیا۔ ہمارے سب کچھ خواہ کیا تا لوگوں کو کمرہ کرے  
 ختم ہوا۔ جو ہر موت مسیح عیسیٰ قہر بر موت نہیں۔ سکتی سو میں سے لمانہ کیا کہ یہ خدا  
 تعالیٰ نے اسے مانا۔ ہمارے اس کو منہ و توانا بن دندہ جو۔ خدا نے اپنے قول سے مع کی ہو  
 تھا۔ کہ یہ سوال مدد ملی۔ یہ عیسیٰ کے حجاب کی رات۔ ہر کمرہ و دن میں ایک ہی اب ہی ہم  
 اسے بن نہیں تے۔ یہ کیسا اچانک ہے کہ انسانی کی انہوں کو خدا کی قدم پر قدم کھڑے

یہ وہ منہ میں ہوس کر چھٹا نکلتا ہے۔ جو منہ میں پڑتا ہے وہ منہ سے نکل کر ایک اور جگہ پہنچتا ہے۔  
 علم ربانی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء و رسل ہے۔ ہرگز اس کے کوئی ثبوت نہیں ہے۔  
 سزا میں ہے۔ محبت کی چاہی ہو کہ عاقلانہ ہے۔ ہم سے بداندین اور نہ سزا میں ہے۔  
 ح کا اعلیٰ پر خدا و زمین صاف ہو کر خدا سے پیکی کا غلبہ پائے۔ وہ ختم نبوت کا غلبہ ہے۔  
 یہ مذہب مسند میں اپنی شکل کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی ہو کر چھٹا نکلتا ہے۔  
 مثل یہ ہے۔ فرق ہے۔ سوال سامی نہ اسے مسیح موعود میں پائی ہوگی۔ یہ ہے۔ حضرت  
 سے مدد ملے۔ مانتے ہیں کہ مسیح موعود مہری قہر میں بن ہو گا۔ یعنی وہ یسوعی ہوں۔ اور  
 ہستی میں نہیں ہے۔ اور تم یقیناً سمجھ کر عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے۔ کشمیر۔ ہندوستان  
 میں ایک قہر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے چھٹا نکلی ہے۔ اور اگر میں آتی  
 رہتے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں ہے۔ ہر ایک متعلقہ بات میں ہیں۔  
 وہاں رہتی۔ کھتی ہیں جیسا کہ ہمارے من لفظ ہے۔ ہر مریم تو گویا قرآن نے اس کے مریم کہا۔  
 کیا کہ یہ کوئی امت ہو گیا ہے۔ خدا نے ہمارے نبی کے مریم کی خبر دی۔ مگر ہمارے قرآن میں عیسیٰ کے  
 منہ کی خبر دوں۔ ہمیں کیا پتا ہے اور اگر وہ کہے کہ منہ کی منہ میں خبر ہے کہ فلان  
 موقت ہے۔ کنت انت القرب عکلم سم سورہ آیت توصیف ولات کرتی ہے کہ وہ عیسا  
 کے کاٹ سے پہلے ہے۔ جب میں عرض آیا۔ فلان تو قہر ہے۔ منہ میں کہ جس سے وہ عیسیٰ کو  
 مانا۔ یہاں کہہ کر خدا نے اسے شخص کی موت کا مارا۔ قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جسکی زندگی  
 کے زمانے میں کہ ہوں کو پاک کر دیا۔ خدا نے اس کو یہ کیلے۔ زندہ ہو دیا کہ مالوگ مشرک۔  
 بدینہ میں ہے۔ اور کو یہ لوگوں کی غلطی نہیں کیا۔ ہمارے سب کچھ خواہ کیا تا لوگوں کو کمرہ کرے  
 ختم ہوا۔ جو ہر موت مسیح عیسیٰ قہر بر موت نہیں۔ سکتی سو میں سے لمانہ کیا کہ یہ خدا  
 تعالیٰ نے اسے مانا۔ ہمارے اس کو منہ و توانا بن دندہ جو۔ خدا نے اپنے قول سے مع کی ہو  
 تھا۔ کہ یہ سوال مدد ملی۔ یہ عیسیٰ کے حجاب کی رات۔ ہر کمرہ و دن میں ایک ہی اب ہی ہم  
 اسے بن نہیں تے۔ یہ کیسا اچانک ہے کہ انسانی کی انہوں کو خدا کی قدم پر قدم کھڑے











امور عروہ میں میری اطاعت کرنیکے لئے طیار نہیں رہے وہ میری جماعت میں ہی نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا رہے اور ان میں مان لاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خولی۔ چور۔ قمار باز۔ فحاش۔ مرتشی۔ غاصب ظالم۔ دروغگو۔ مجلس ساز اور ان کا ہنشین اور اپنے ہائیوں اور بھینوں پر تھیں لگائیوالا جو اپنے افسانہ شنیعہ سے تو یہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ بہت ہرین میں تھان نہ ہوں کو کہا کہ کسی طرح یہ نہیں سکتے اور تارکی اور رونی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ہر ایک جو بیچ و بیچ طبیعت کہتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا کے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضایع نہیں کئے جائیں گے لیکن نہیں کہ خدا انکو بھلا کر کے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن یوان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا انکی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص ہی احمق ہے جو یک میاں گنہ گار اور بد باطن اور شریر نفس کے فکر میں رہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کہ یہی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اسنے نیکیوں کو تباہ اور ہلاک نہ کیا کر رہا ہو بلکہ وہ انکے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب یہی رکھ دیکھا وہ خدا ہر ایک کو راہ رہے اور وفاداروں کے لئے اسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں وہ بچا ہوا ہے کہ نہ کبھی انتہا ہے مگر وہ جو اسکا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے انکو بچاتا ہے۔ کہ جس کو نقص پہنچتا ہے۔ کہا ہی نہ سکتا ہے وہ شخص ہے جو اس خدا کا خوف ہے۔ وہ اپنے لئے ہر ایک کو نجات کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ کہ جس نے روحانی عالم کی جس نے میرے لئے ہر ایک کو نجات کیا۔ کہ جس نے



جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار رہے۔ چہنچہ اپنے خدا کی  
افتاب کی طرح روشن وحی پائی چہنچہ اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں  
کہا ہی قادر اور قویم خدا ہے جس کو چہنچہ پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو چہنچہ دیکھا  
تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں کر دہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے  
سو جب تم دعا کرو تو ان جان نخب پر یوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے یک قانون قدرت بنا  
بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہربانی کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوگی  
وہ اندیشہ ہیں نہ سوچا کہ وہ مردے ہیں نہ زندہ خدا کے سامنے اپنے بڑے مشابہ قانون نہیں  
کرتے ہیں اور اس کی بجائے ہذا قدرتوں کی حد سب سے بڑھاتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے  
اس کی معاملہ کیا جائیگا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم  
ہو کہ چہنچہ رکھے کہ تیرا خدا اس ایک چیز پر قوی و ربیب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت  
کے عجائبات دیکھے گا جو چہنچہ دیکھے ہیں اور ہماری گواہی دیتے ہیں کہ یہ نہ بطور قصہ کے اس  
شخص کو دعا کیونکہ منظور ہو اور خود کیونکہ اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون  
قدرت کے مخالف تھے وہاں رہا جو خدا نے اس پر اس چیز پر قیاد نہیں سمجھتا مگر اسے سعید  
تھا۔ سب سے بڑا کہ وہ ہے جس نے تیار ستاروں کو بے مقصدیتوں کے لئے بنائے۔  
پس یہ آسمان کا مقرر ہے۔ سے پیدا کیا۔ کہ وہ سپر پختی رکھتا ہے کہ وہ نہ کہ عام میں عاجز  
ہو کہ وہ نہ کہ پختی ہے۔ چہنچہ محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بیشا عجاایات میں مگر حق ہے کہ  
ان جو قدرت و وفاسے اس کے ہونگے ہیں وہ غیر ان پر جو اس کی قدرتوں پر نہیں ہیں کہ  
ہو اس کے صادق قیاد نہیں ہیں وہ عجایات ظاہر نہیں کرتا۔ کہ یہ بخت وہ انسان ہے جس کو  
بانک۔ چہنچہ اس کے ایک خدا ہے جو کہ ہے۔ ہمارا ہست ہما خدا ہے  
پس انی ذات ہمارے خدا میں کیونکہ اس کو دیکھا وہ ہر ایک ہمارے ہست ہما  
اپنی بہرہ دلت لینے کے رتی سے اگرچہ جان دینے سے ہے۔  
ہے اگرچہ ہم وجود کو نے سے نکل ہو۔ اسے محروم و مالک ہے۔

جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار رہے۔ چہنچہ اپنے خدا کی

افتاب کی طرح روشن وحی پائی چہنچہ اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں

کہا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو چہنچہ دیکھا تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں کر دہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے



کہ وہ تمہیں سیراب کرے گی یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں سچائیگا۔ میں کیا کروں اور کس طرح  
 خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس وقت سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ  
 تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور اسے میں علیٰ کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان  
 اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے  
 اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھ لے گا اور  
 اس کے منصوبے کو توڑ دے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارا خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔  
 اور اگر تم جاگتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاؤ ایک شخص جو ایک  
 خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے زیادہ ایک پیسے کے ضایع ہونے سے رونا ہے اور چھین مارتا ہے  
 اور ہلاک ہونے لگتا ہے پہلے اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا بزرگ حاجت کے  
 وقت کام آئیگا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بچو کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ جو اس کی  
 قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے  
 اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو کبھی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے  
 سانپ ٹی کہتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کہانی۔ اور جیسے گد اور گتے مر رہا کہتا ہے میں بیٹ  
 نے مر رہا پر انت مارے وہ خدا سے بہت زور بھاڑے انسانوں کی پریش کی اور خشن کر کہا اور  
 شہاب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے فوت نہ ہنگے۔  
 وہ مر گئے اور انہوں نے روح انہیں سے یہی کل گئی جیسا کہ ایک گھبراہٹ سے کیو تو پر داکر جہاں  
 لئے اندر دنیا پرستی کا جذم جس نے ان کے نام اندر ولی اعصاف کی طرح میں پس تم اس خدا  
 سے ڈرو۔ میں تمہیں خدا تعالیٰ کی علامت اسباب سے نہیں کرتا مگر اس سے منع کرتا ہوں کہ تم  
 غیر اسباب کے بند ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو اسباب کو ہی یہی ہیکر رہا ہے  
 اگر تمہیں آنکھوں میں نظر آتا ہے کہ خدا اسباب سے اور سب سے بڑا ہے نہ کہ اس کے لئے  
 اور نہ اس کے لئے ہو کر اس کے ذریعے۔ اب اسے وہ یہی رہا مگر اس اب وہ جانا تو اس  
 جس سے اس کے لئے نہ تھا۔ خیر دار !!! تم غیر قوموں کو اسباب کی مٹی میں منہ کر دیا انہوں نے دنیا کے



مقصود بن میں بہت ترقی کر لی ہے اور ہم ہی انہیں کے قدم چھین رہے ہیں اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے  
 سے عت بیگا۔ اور غافل میں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اسکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک  
 خدا جس کا نام ہے۔ وہ غفلت میں چوڑے گئے ہیں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے بے خبر  
 روکنے کے لئے مگر ان لوگوں کے پیروں میں جو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ کر کہا ہے چاہئے کہ وہ  
 ہر اک کا دامن خود دنیا کا ہو خواہ وہین کا خدا کے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ ہی ہے  
 لیکن یہ صرف خشاک ہونے سے بیکار چاہئے کہ تمہارا سچا پیہ عقیدہ ہر اک ہر ایک ہر اک  
 ہی اور قی ہے تمہارا سواقت ہو گے جبکہ تم بیست ہو جاؤ کہ ہر ایک کا دے کے وقت ایک  
 شکایت وقت قبل اسے جو تم کوئی تدبیر کروا نہا وروازہ بند کرو اور خدا کے اشارے کے  
 کے مشورے سے نفس سے مشکل کشائی فرمائی اور اللہ سے تمہاری دعا کریں  
 وہ تمہارے سے کہوں جائیگی یا نہیں جانوں پر رحم کرو اور جو رک خدا سے بچیں  
 بہت سے باب پر گئے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے کشتہ سے نہ ہوں  
 ان کے یہ دست بخارہ خدا تمہاری انہیں سے ہر ایک سے ہر ایک سے ہر ایک سے  
 وہ نہ ہوں نہ گزرتا رہتا ہے تو کہہ دو کہ میں نے سب کچھ سچا ہی میں  
 دیکھتا ہوں کہ میں نے سچا ہی میں سچا ہی میں سچا ہی میں سچا ہی میں  
 رہ سکتے ہیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے مدد نہ مانگو گے  
 تو میں کہوں گا کہ ابی جہاد میں ابی جہاد میں ابی جہاد میں ابی جہاد میں  
 تو ابی جہاد میں ابی جہاد میں ابی جہاد میں ابی جہاد میں ابی جہاد میں  
 سچا جواب ہے کہ وہ خدا کا جہاد ہے کہ وہ خدا کا جہاد ہے کہ وہ خدا کا جہاد ہے  
 خدا کا جہاد کہ میں نے سچا ہی میں سچا ہی میں سچا ہی میں سچا ہی میں  
 تدفین سے دل لگا۔ یہ اور وہی ہے اور وہی ہے اور وہی ہے اور وہی ہے اور وہی ہے  
 کہ وہی ہے کہ وہی ہے کہ وہی ہے کہ وہی ہے کہ وہی ہے کہ وہی ہے کہ وہی ہے  
 میں ہی رہا اور وہی جہاد میں ڈالا گیا ہے اور کہی میں ہی ہوتا ہے کہ وہی ہے



ہی نامراد کہا جاتا ہے مگر مومن الذکر امتحان ایسا خدا کا نہیں جیسا کہ پہلے کیونکہ پہلا امتحان الا زیادہ مغرور ہوتا  
 ہے بہر حال یہ دونوں فریق مقصوب علیہ ہیں۔ سچی خوشحالی کا حشر یہ خدا ہے پس جبکہ اس حقیقی تقویم  
 خدا سے یہ لوگ پیچھے ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے موندہ ہیں یہ سب ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب  
 ہو سکتی ہے مبارکی ہو اس انسان کو جو اس از کو سمجھ لے اور پاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو  
 نہیں سمجھا یہی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ  
 سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیان ہیں مگر فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھایا  
 بلکہ ہو گئے وہ لوگ جو اس نبوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے  
 علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ  
 باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں۔ کیا تم انہوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ  
 رکھلا دیں۔ اے نادانوں! وہ جو خود اندھے ہیں وہ تمہیں کب راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس  
 سے حاصل ہوتا ہے جبکہ تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلے سے ان پاک علوم تک  
 پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تب  
 سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو ان کو نازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے  
 وہ جو خورمردا خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائیگا۔ وہ جو خود اندھے ہیں وہ کیوں کہ  
 تمہیں دکھائیگا سہرا پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں کو کبلا ڈھونڈتے رہو  
 جبکہ زمین آسمان کی طرف جاتی ہے وہی حکمت ارث میں جبکہ خود کسلی نہیں وہ کیونکہ تمہیں تسلی  
 دے سکتے ہیں مگر پہلے ولی پاکیزگی ضروری ہے پھر صدق و وفا ضروری ہے پھر بعد اسکے سب  
 کچھ تمہیں دے سکتا۔ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور روح القدس  
 ایسا آئینہ ہے کہ تمام زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک  
 دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے آئینے کی کسی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے  
 دروازے کھول دو تا وہ انہیں داخل ہو تم اس آفتاب کے خود اپنے تئیں اور ڈالو۔ ہو سکتا ہے  
 انہیں کے داخل ہونے کی پہلی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان! اٹھو اور اس کپڑے کی کو کہہ کہ



تب کتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا جبکہ خدا نے دنیا کے فیوض کی راہیں اس زمانہ میں نمیرہند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جنگی اسوقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر گرنے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفا سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فی تکوین سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا نمبر ردائزہ کھول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اس حشمہ کے پیاسے ہو کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس رووہ کے لٹو تم بچہ کی طرح روزنامہ شروع کرو کہ رووہ پستان سے خود بخود اتر آئیگا۔ رحم کے لاین بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب و کھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک تہ تمہیں پکڑ لے کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پراگ کیلئے آسان کیجاتی ہے جو مرنے کی نیت ہو اس اتہا گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دونوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ میں آگ نطفہ ہے ہم میں اپنے محبوب کے لئے بدین گ پروردگار میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہی ہے جو خدا نے فرمایا **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ** اے برادر! اے نیکو نم میں سے کوئی ہی نہیں جو جہنم کی آگ پر گزرنے کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دے جائیگے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کیلئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ سے کہا جائیگی پس ہمارے بوجہ خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں ورنہ سخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سرور و نعمت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نطفہ یا ایک شمشیر آں شریف کا ہی تہہ ہو ہی نہ رہے تا تم اس کے کو بیٹے سچاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ یادارش ہے وقت اور اسے اور کا رہنا ہے یہ بڑا قدرتنا ہے جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کوئی ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ نہ جائے اور ریاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھنڈ متاع ہو جو شاہی و بادشاہی پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

میں نے کتاب کے بعض اہم سے حدیث کو بھی نہیں مانتا اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی







کہتے ہیں کہ درجہ بالا ہے جسکو بی بی پیکر کہتے ہیں۔ یہی ہے عیسائی دن بدن کمزوری کے  
 نیشنل ہونے پرستے تھے اور روحانیت انہیں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مرکز بن گیا۔  
 ان کا دین کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین کو سکڑا دیا۔  
 ان کے وجود سے تمام جنس و سما کو بہرہ دیا تھا۔ پس کجا وہ کیونکر ادا کیا جیسی عظیم ہر کائنات  
 میں رہی کہ جسے قرآن اکابر مفتیہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صورتی ماسعودی  
 میں نہ ہو تو ان تکوینیوں کی طرح کر سکتا ہے اگرچہ خود اس سے نہ پا کر کچھ نراں کر سکتا ہے  
 بنائے ہوئے ہی اپنے پرستے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ سیدی کہ ھَدَّیْنَا الْقُرْآنَ لَعَلَّ  
 تَسْتَفْهِمُ صَرَاحًا لِّذَیْنِ الْاٰمَنَتْ عَلَیْہِمْ یَعْنِیْ مَہْمِنِ اِہِی اُنْ نَعَزَّوْنَ کِی کہ جو  
 پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو بی اور رسول اور صدیق اور شہید و صلیو۔ جسے پس انی نہیں  
 بت کر لو اور قرآن کی دعوت کو دوست کر دو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتے تھے تو مہم  
 کو دی نہیں۔ کیا اوس نے بنی اسرائیل کا ملک و بنی اسرائیل کے بتائے ہوئے نہیں  
 نہیں کہ جو آج تک تمہاری قبضہ میں ہے پس اسے مستحقا و اور کہ وہ مستحق کیا ہے۔ ان کے لیے  
 ہے کہ تمہارے خدا نے جہاں کی طور پر بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا۔ مگر  
 روحانی طور پر تمہیں قائم مقام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ ہے۔ ان کے لیے  
 کا ارادہ ہے خدا نے ان کے روحانی جہاں کی متعلقہ ویاں کا تمہیں واسطہ بنانا اور ان کے روایت  
 کوئی دوسرا نہ ہوگا جیتا کہ قیامت آجائے خدا تمہیں نعمت دے گی اور اہل ایمان و ایمان  
 اور نعمتیں آہستہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو  
 پہلوں کو دی گئیں لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر چڑھتا ہے یا نہ سمجھے گا وہ کہیں کہ  
 خدا کی حق میری پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی وریا کہے گا کہ مجھے شرف مکا  
 اور منی طلبات الہیہ کا نصب ہوا ہے تاکہ نہیں نصب ہوا تو میں خدا اور اس کے مدد کو گواہ  
 کہہ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائیگا کیونکہ اوس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا  
 اور چنٹ بیباکی و رشوخی خدا ہر کی سوئم اس مقام میں ڈالنے سے جو ان لوگوں پر چھوٹی







نما پاک پاس کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر میری بیوی زنا تو نہیں کرتی مگر شہوت کی نظر سے  
غیر لوگوں کو دیکھتی ہے اور ان سے بھل گئی ہوئی ہے اور زنا کے مقدمات اس سے صادر ہوئے  
ہیں گواہی تکمیل نہیں ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور شرکاء اور ہند ہے اور جس پاک خدا  
پر تو ایمان کہتا ہے اس سے وہ بیزار ہے لہذا اگر وہ باز نہ آوے تو تو اسے طلاق دیکھتا ہے  
کیونکہ وہ اپنے اعمال میں تجھ سے عیسیٰ رہ ہو گئی بتیری جسم کا ٹکڑہ نہیں رہی۔ پس تیرے لئے وہ اب  
جائز نہیں ہے کہ تو دقوتی سے اسکو ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں ایک  
گندہ اور بعض عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے ایسا ہو کہ وہ باقی عضو کو ہی گندہ کر دے  
اور تو مبرا ہو۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کہہ بلکہ یہ وہ قسموں  
سے تمہیں روکتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی  
ذریعہ شہوت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے اسکی حکمت تلف ہوتی ہے طبعی امر ہے  
کہ جب کوئی انسان ایک شاعر فیہر میں گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت  
ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہرانہ ہے۔ اور قرآن نہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک حکم ظالم  
کا مقابلہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جواز سنیۃ سنیۃ مثلاً فاضل عفا واصلہ فی جزم علی اللہ  
یعنی ہر ایک کا بدلہ سنیقہ رہی ہے جو کئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس  
عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا  
بدلہ دیکھا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جہد مقام محسوس و ذراور نہ ہر ایک جہد عفوئی بلکہ عفو  
سے بکمال شناسی کرنی چاہئے در چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت پابندی محل اور مصلحت ہو  
نہ بقیہ کی کہ رنگ میں ہی قرآن کا مطلب ہے۔ اور قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے  
دشمنوں سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہے کہ انسانی رنگ میں تیرا کوئی دشمن نہ ہو اور تیرا  
ہمدردی ہر ایک کیلئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن  
ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو لیون کو یہی دعوت اور دعا سے محروم نہ کہہ اور چاہئے کہ تو انکو  
اعمال سے دشمنی نہ کہے نہ انکی نیت سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں اور اس بارے میں



تو تائب ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ الْعَزِيْزَ الْحَسَنَ قُلَيْتُكَ ذِي الْقُرْبَىٰ اَيْنَ خداتم سے  
 کیا پناہ ہے جس کی تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے  
 کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق  
 خدا سے ایسی بہادر روی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے  
 پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خود نمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنیوالا کبھی  
 اپنے احسان کو خفا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ان کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی  
 خود نمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ان کی طرح ہو اور یہ آیت  
 نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو  
 یاد کر کے اس کی فرمان برداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا  
 کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور خدا سے ایثار و ذی القربىٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو ہر وقت کے  
 طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ ہر وقت ہو اور نہ دوزخ ہے  
 تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور انجیل میں لکھا گیا ہے کہ جو لوگ تم پر  
 لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچھ ہی نہ کرو۔  
 تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گہرے فتوے پوچھو کہ ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ چاہیے  
 پس اگر خدا تمہارے دل میں ڈالے کہ یہ لعنت کرنیوالا قابل رحم ہے اور آسمان میں اُلعنت  
 نہیں تو تم بھی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کائنات اس کو معذور نہیں ٹھہراتا  
 اور تمہارے دل میں ڈالا گیا ہے کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہو تو تم اس کے لئے برکت نہ جاتے  
 جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہیں چاہی اور کسی نبی نے اس کو لعنت سے آزاد نہیں  
 کیا۔ مگر کسی کی نسبت حنت میں حدی نہ کرو کہ ہنسیری بدظنیان جو وہابیہ میں اور ہنسیری لعنت  
 استغنیٰ پر پڑتے ہیں سبہل کر قدم رکھو اور خوب پڑا ل کر کے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو  
 کیونکہ تمہارے ہوا یا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے  
 خدا کو ناراض کر دو اور تمہارے سب نیک اعمال خط ہو جاویں۔







اسکے ذکر میں مشغول ہیں اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اسکے ذکر میں مشغول نہیں اور خدا کے آگے فروتنی نہیں کرتا اس سے طرح طرح کے شکبجوں اور عذابوں سے قضا و قدر الہی فروتنی کر رہی ہے اور جو کچھ فرشتوں کے بارے میں خدا کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ طاعت کر رہے ہیں یہی لعنیت زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اسکی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بھی بجز اسکے امر کے گز نہیں سکتا اور جو اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دی سکتی ہے اور نہ کوئی غذا مرفق ہو سکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اسکی فراموشی ہی میں شغور ہے پہاڑوں اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤں اور سمندر و دریا کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور پودوں کا پات پات اور ہر ایک جزآن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہیں اور اسکی اطاعت کرتے ہیں اور اسکی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں اسیدو اسطو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بسم اللہ ما فی السموت و ما فی الارض یعنی جیسے آسمان پر ہر ایک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اسکی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ پس کیا زمین پر خدا کی تحمید و تقدیس نہیں ہوتی ایسا کلام ایک کامل عارف کے سونہ سے نہیں نکل سکتا بلکہ زمین کی حیثیت میں کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونوں کی اطاعت میں کمر بستہ ہے کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں خود ہیں اگر کوئی انسان اتنی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو اتنی قضا و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں کسی کسی آسانی حکومت کا جو ہر ایک گردن پر ہے۔ ان البتہ انسانی دلوں کی صلاح اور ناساؤ کے لحاظ سے غفلت اور ذکر الہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہیں مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ تدبیر خود بخود نہیں خدا نے چاہا کہ زمین میں ایسا ہو سو ہو گیا سو ہدایت اور عنایت کا دور بھی دن رات کے دور کی طرح خدا کے قانون اور اذن کے موافق چل رہا ہے نہ خود بخود باوجود اسکے ہر ایک چیز اسکی وسعتی ہے اور اسکی پاکی یاد کرتی ہے مگر بجیل کہتی ہے کہ زمین خدا کی تقدیس و تعالیٰ







جانتے ہیں پھر کہونکہ کہا جائے کہ خدا کی بادشاہت میں پر نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر  
 زمین پر خدا کی بادشاہت ہو تو پھر لوگوں سے ہر اٹھ کیون ظہور میں آتے ہیں کیونکہ ہم  
 ہی خدا کے قانون قضا و قدر کے تحت ہیں اگرچہ وہ لوگ فی اوس شریعت سے پائے جاتے  
 ہیں مگر کثرت نون تکوین میں قدم مارو خدا سے وہ ہر زمین ہو سکتے ہیں کیونکہ کہا جائے  
 کہ ہر مہینہ لوگ بھی سلطنت کا جو اسپتار گزرتے ہیں زمین رکھتے دیکھو اس ملک پریش آدیا  
 میرا چوریاں ہی ہوتی ہیں خون ہی ہوتا ہے زمین زنا کار اور غائن و جہلشی وغیرہ یہ ایک  
 قسم کے جرائم پیشہ ہی پائے جاتے ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس ملک میں سہ کارانگریز  
 کا راج نہیں۔ کیونکہ راج تو ہے مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قوانین کو مناسب نہیں  
 سمجھا جسکی بدست سر لوگوں پر زندگی مشکل ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک  
 بندہ زندان میں رکھے کہ ان کو جو ایجنٹ کہیں پاس ہے تو ہڈیاں سرنی سے وہ کسکتے  
 ہیں یا اگر قی نون میں شہت نہ ہیں رکھی جائیں تو ان جرائم کا افساد ہو سکتا ہے پس ہم  
 سمجھ سکتے ہیں کہ جس قدر اس ملک میں شہاب پی جاتی ہے ناحشہ عورتیں بڑھتی جاتی ہیں  
 چوریاں خون کی وارداتیں ہوتی ہیں یہ اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہاں راج  
 نہیں کیا بلکہ گورنمنٹ کے فی نون کی نرمی نے جرائم میں کثرت پیدا کر دی ہے یہ کہ گورنمنٹ  
 انگریزی اس ملک سے اتنے کئی ہے بلکہ سلطنت کا اختیار ستہ قانون کو سخت کر کے اور  
 سببیں نہ ان میں مقدمات کے شکاب جو ہم سے روک دے بلکہ اس فی سلطنت کا یہ حال ہے  
 کہ حوالہ سلطنت کے مقابل پرچہ ہی چہر نہیں ہوا بلکہ سلطنت کے لئے راقہ اور اختیار  
 ہے اگر خدا کا قانون ابھی سخت ہو جائے اور ہر مہینہ ایک بار اس ملک پر ایک چور  
 کہ یہ دنیا ہی چہ ہو کہ ہاں ہر گل شہر اگر جائیں وہ یہ کہ سلطنت کے لئے اس کے دین کا مندر  
 دل عوان سے اس ملک کے ایک خاندان سے ہے یہ ہر بار ہستی اور ملک خفی  
 کی یاد میں ملتی ہے اس قدر کہ زمین پر اس ملک کے قانون کی نرمی  
 اس قدر آزاد ہے کہ کسی سبب کو جو ہم پتہ ملے نہیں پائے بلکہ اس میں



اسی منی بنتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں بجلیاں پڑتی ہیں۔ کوہ آتش فشان آتش بازی کی طرح مشتعل ہو کر زبردت جانوں کا نقصان کرتے جاتے ہیں جہاز غرق ہوتے ہیں یل گلابوں کے ذریعہ سے صد ہا جانیں تلف ہوتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں مکانات گرتے ہیں سانپ کاٹتے ہیں درندے پہاڑاتے ہیں وباؤں پڑتی ہیں اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزار دروازے کھلتے ہیں جو مجرمین کی پاداش کیلئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکھے ہیں یہ کہو نیکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں سچ ہی ہے کہ بادشاہت تو ہے ہر ایک مجرم کے لئے ہر ایک ہتکڑیاں پڑی ہیں اور پادشاہتیں زنجیریں مگر حرکت ابھی نہیں اس قدر پہنچے قانون کو نرم کر دیا ہے کہ وہ مشکوایان اور وہ رنجشیت فی انفس اپنا اثر نہیں دکھائی ہیں اور آخر اگر انسان باز نہ آوے تو وہی جہنم تک پہنچائی ہیں اور اس عذاب میں ڈالتی ہیں جس سے ایک مجرم زندہ رہے اور دوسرے۔ فرشتوں کا قانون و وہ ہیں ایک قسم وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اس وقت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں اور انکی اطاعت محض فطرت رشتہ کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر انکی میں ترقی ہی نہیں کر سکتے (۲) دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر انکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں یہ دونوں خدائی قانون غیر متبدل ہیں اور جیسا کہ فرشتہ انسان میں بن سکتا ہے جیسا ہی انسان پوزیشن میں ہو سکتا ہے یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے انکی اور ان میں ایسے آسمان کا قانون میں پر نہیں آسکتا ورنہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ انکی خطا کاربانی اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں انسان کے گناہ توبہ سے سنبھلتے جاتے ہیں اور حرکت انکی نے بعض افراد میں سلسلہ خطا کاروں کا باقی رکھا ہے اور وہ گناہ کو کبھی کمزوری پر اطلاق ہوں اور یہ توبہ کر کے سنبھل جاتے ہیں یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانوں کی فطرت یا بہت ہی ہے جو انسان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتہ کا خاصہ نہیں یہ وہ قانون جو فرشتوں کے

متعلق ہے انسانوں میں کیونکر افادہ ہو سکے۔ یہ خطا کی بات جو کہ فی الواقعہ کی طرف کہہ دوں  
 فسوس کی عداوت صرف قانون کے نتائج میں جو زمین پر جاری ہو رہے ہیں نفوذ باطل  
 کی عداوت کی طرح جسکی بادشاہت ورق رشت اور جلال نہت آسمان تک ہی محدود ہے  
 زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے وہ عیب یوں کو ہرگز بردہا  
 نہیں کہ صرف آسمان میں ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابھی زمین پر نہیں آئی کیونکہ وہ اس  
 بات کے قائل ہیں کہ آسمان کچھ چیز نہیں بلکہ ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچھ چیز نہیں جسے خدا کی  
 بادشاہت ہرگز زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ  
 نہیں۔ ماسوا اسکے ہم خدا کی زمین بادشاہت کو کچھ خود دیکھ رہے ہیں اسکے قانون کے  
 موافق ہماری زمین ختم ہو جاتی ہیں اور ہماری حالتیں بدلتی جاتی ہیں اور جد ہر گز جت  
 اور بیخ بزم یکے میں ہزار لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں و ہزار ہا پیدا ہوتے ہیں و بیخ  
 قبول ہوتے ہیں نشان ظاہر ہوتے ہیں زمین ہزار ہا قسم کے نباتات اور پھل اور پھول کے حکم  
 سے پیدا کرنی سنت تو کیا یہ سب کچھ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے بلکہ آسمانی اجرام تو یک  
 ن ہو رہے اور سوال یہ چلے آتے ہیں دوران میں تغیر تبدیل جس سے ایک تغیر تبدیل کا پتہ  
 ملتا ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ زمین ہزار ہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے  
 ہر ایک انسان اپنے سے گزرتے ہیں و ہر گز رہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک  
 صورت اس مندرجہ ذیل تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ہی تک خدا کی بادشاہت میں  
 نہیں اور انجیل میں پہر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ہی تک خدا کی بادشاہت زمین پر  
 محدود ہے۔ اللہ سبحانہ کا برحق میں اپنے بچ جانے کے لئے ساری رات دعا کرنا اور قبول ہی  
 نہ کرنا اور نماز۔ آیت میں لکھا ہے مگر یہی خدا کا اس کے چہرے پر قادر نہ ہونا  
 نہ ہو رہا ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی  
 بلکہ اس سے پہلے ہی اس کے سچاوت پائی ہے ہم کیونکہ خدا کی بادشاہت  
 کا رکھنے ہیں کہ وہ خون کا خدا ہے جو ہرے نفس کے لئے مارٹن کھار کے جڑ





وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفوں کا مستحق ہے یعنی اسکی بادشاہت میں کوئی نقص نہیں اور اسکی خوبیوں کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہیں جو اسے نقصان گرا کر حاصل ہوگی اور اسکی بادشاہت کے لوازم میں سے کوئی چیز بیکار نہیں تمام عالموں کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعض اعمال رحمت کرتا ہے جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے اشی کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں تمام نعمتوں کی راہیں دکھلا اور غضب کی راہوں اور ضلالت کی راہوں سے دور رکھے۔

یہ دعا جو سورۃ فاتحہ میں ہے انجیل کی دعا سے بالکل نفیض ہے کیونکہ انجیل میں زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رو سے زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے سورۃ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ بادشاہ میں یہ صفت ہونی چاہئیں کہ وہ لوگوں کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ یہ دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہئے کہ جو کچھ اسکی رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض انکی خدمات کے خود رحم خیرانہ سے بکھلا دے سوا الرحمن کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کر دیا ہے تیسری صفت بادشاہ میں یہ چاہئے کہ جن کاموں کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے انکے انجام کیلئے مناسب پرہیز سوا الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے چوتھی صفت بادشاہ میں یہ چاہئے کہ جزا سزا پر تیار ہو سکے۔ کام میں خلل نہ پڑے سوا ماکسیرم الدین کی لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں چنانچہ اسکی ربوبیت بھی موجود اور رحمانیت بھی موجود اور رحیمیت بھی موجود اور ماکسیرم الدین بھی موجود بغیر اس کے کچھ بادشاہت کے لوازم ہیں جو اس میں نہیں ہیں۔ اگلا مرحلہ ہے اور ایک ذرا بھی اس کے حکم سے باہر



ہر ایک جزو کے ساتھ زمین ہے ہر ایک جہت اس کے ساتھ زمین ہے گراں نہیں یہ دعا سکھانے  
 ہے کہ اسی خدا کی بادشاہت تم میں نہیں آتی اس کے آئے کے لئے خدا سے دعا مانگا  
 کر دلا وہ آجائے یعنی اسی ملک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہیں اس لئے  
 اسی سے خدا کی اسید ہو سکتی ہے سنا اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہ ہے کہ زمین کا ذرہ  
 ذرہ اور اسی خدا کے قبضہ اقدار میں ہے جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت  
 میں ہے۔ اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلی  
 ہے، بلکہ آسمان کی تجلی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اوسر کا  
 مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھوں  
 سے نظر آ رہی ہے ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولت مند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت  
 کو بے اختیار ہے پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلی ہے کہ جب حکم آجائے  
 سب کوئی اپنی موت کو ایک سکیٹہ ہی روک نہیں سکتا۔ ہر ایک خبیث اور ناقابل علاج  
 مرض حب و منگی ہوتی ہے تو کوئی طبیب ڈاکٹر ہو دوا نہیں کر سکتا۔ پس غور کرو کیسی  
 خدا کی بادشاہت کی زمین پر تجلی ہے جو اس کے حکم کو نہیں ہو سکتے۔ پہ کوئی کہہ اب بڑ  
 کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں بلکہ آئندہ کسی زمانہ میں شیگی دیکھو اسی زمانہ میں خدا  
 اسے آسمانی حکم نے طاعون کے ساتھ زمین کو بلا دیا تا اس کے مسیح موعود کے لئے ایک  
 نشان ہو پس کون ہے جو اس کی مرضی کے سوا اس کو دور کر سکے پس کیونکر کہہ سکتے ہیں  
 ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ ان ایک بدکار قیدیوں کی طرح اسکی زمین میں  
 زند کی اسیر کرنا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کبھی نہ مرے لیکن خدا کی سچی بادشاہت اسکو  
 ملاک کر دیتی ہے اور وہ آخر پنجہ ملک الموت میں گرفتار ہو جاتا ہے پہر کیونکہ کہہ سکتے ہیں  
 کہ یہی ملک خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک  
 ساعت میں کروڑوں انسان مر جاتے ہیں اور کروڑوں اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتی ہیں  
 اور کروڑوں اسکی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں پہر کیونکہ کہہ سکتے ہیں

یہ دعا سکھانے کے لئے ہے۔  
 یہ دعا سکھانے کے لئے ہے۔  
 یہ دعا سکھانے کے لئے ہے۔







ہی نہیں تو زمین کی روئیدگی اسکے حکم سے نہیں اور زمین چیزیں اسکی نہیں بلکہ خود بخود ہی  
 ہیں کیونکہ اسکا زمین پر حکم نافذ نہیں اور جبکہ زمین پر وہ خداوند اور بادشاہ نہیں اور کوئی  
 زمین اسکا شہر اسکے شاہانہ حکم سے نہیں تو اسکو سزا کا اختیار ہے نہ حق حال لہذا ایسا کہہ کر اپنا  
 خدا بنانا اور اس سے زمین پر ہر کسی کا روائی کی امید رکھنا **حکمت** کیونکہ ابھی اسکی  
 زمین پر بادشاہی نہیں لیکن سورۃ فاطر کی دعا ہمیں سکھلاتی ہے کہ خدا کی زمین پر ہر وقت ہی  
 اقتدار حاصل ہے جیسا کہ اور عالموں پر اقتدار حاصل ہے اور سورۃ فاتحہ کے سر پر خدا کے  
 ان کامل اقتداری صفت کا ذکر ہے جو دنیا میں کسی دوسری کتاب نے ایسی صفائی سے ذکر نہیں  
 کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رحمان ہے وہ رحیم ہے وہ مالک یوم الدین ہے پس  
 سے اعمال نیک کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کی طرح صرف  
 ہر روز روٹی کی درخواست نہیں بلکہ جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے  
 اور اسکو پیاس لگادی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے **إِهْدِنَا آلَ سَبِيلِكَ**  
**الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** یعنی اسے ان کامل صفتوں کے مالک  
 اور ایسے فیاض کہ ذرہ ذرہ تجھ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرت  
 جزا سزا سے تشع اٹھاتا ہے تو ہمیں گندشتہ رستبازوں کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو انکو  
 دی ہے ہمیں ہی دے اور ہمیں سچا کہ ہم نافرمان ہو کر مودعصوب نہ ہو جائیں اور ہمیں سچا کہ  
 ہدایتی مدد سے بے نصیب نہ رہیں کہ گمراہ نہ ہو جائیں۔ آمین ۔

اب اس تمام تحقیقات سے انجیل کی دعا اور قرآن کی دعائیں فرق ظاہر ہو گیا کہ انجیل  
 خدا کی بادشاہت انیکا ایک وعدہ کرتی ہے مگر قرآن بتلاتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم میں  
 موجود ہے نہ صرف موجود بلکہ علیٰ طور ہم فیض ہی جاری ہیں غرض انجیل میں نبی صرف ایک وعدہ  
 ہی ہے مگر قرآن نہ محض وعدہ بلکہ قائم شدہ بادشاہت اور اسکے فیوض کو دکھاتا ہے اب قرآن  
 کی فیصلیت اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس خدا کو پیش کرتا ہے جو اسی زندگی دنیا میں راستبازوں  
 کا نجاتی اور آرام دہ ہے اور کوئی نفس اسکے فیض سے خالی نہیں بلکہ ہر ایک نفس جو ب



اسکی بڑھاپا اور حمايت اور حمايت کا فیض جاری ہے مگر بخیل اس خدا کو پیش کرتی ہو جاہی  
اسکی بادشاہت دنیا میں نہیں آئی صرف وعدہ ہے اب سوچ لو کہ عقل کس کو قابل پیروی سمجھتی  
ہے۔ حفظ شیرازی فرمے کہ اسے

مرید میر نام زن مرغ اسے شیخ ہے چرا کہ وعدہ تو کردی و اوجب آورد

اور انجیلوں میں حیمون۔ غریبون۔ مسکینوں کی تعریف کی گئی ہے اور نیز انکی تعریف جوتالی  
جاتی ہیں اور مقابلہ نہیں کرتے مگر قرآن صرف یہی نہیں کہتا کہ تم ہر وقت مسکین بنے رہو اور  
شہر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ کہتا ہے کہ علم اور مسکینی اور غربت اور ترک مقابلہ اچھا ہے مگر اگر یہ محل استعمال کیا گیا  
تو بے پس تم محل اور موقع کو دیکھو یہ ہر ایک نیکی کر کے پونہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقع کے برخلاف ہے  
جب کہ دیکھتے ہو کہ چند کس قدر عمدہ اور ضروری چیز ہے لیکن اگر وہ موقع ہو تو وہی تباہی کا موجب ہوگا  
جہت کہ کہتے ہو کہ ایک ہی مرد غذا یا گوشت کی بارگاہ سے تمہاری صحت قائم نہیں سکتی بلکہ صحت ہی  
تو ایم نیکی کہ جب موقع و محل کے موافق تیار ہے کہانے اور پینے کی چیزیں میں تبدیلی ہوتی رہے  
پس برکتی اور نرمی اور عفو اور منتقام اور دعا اور بددعا اور دوسرے اخلاق میں جو عمدہ  
یہ مصلحت قسم ہے وہ بھی اسی تبدیلی کو چاہتی ہے، علی درجہ کے علیم اور خلیق بنو لیکن نہ  
بے محل در بے موقع اور ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ  
نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں رہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم  
یہ خدای فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جتنا کہ تم کو اوپر سے  
وہ اخلاق عنایت نہ کیے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا  
حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے بددور ہیں جہاں ہے اور اس کے پانی کے شیشہ پت سا کیچڑ ہے  
اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے آفت ظاہر و نہر سے سو تم خدا سے ہر وقت خوف و گھو  
جواس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم میں سچی ظہارت اور لطافت پیدا کرے  
یہ کہ جو یہ سچ در پاک اخلاق رہنما زون کا مجرہ ہے جن میں کوئی غیر شرابک نہیں کیوں کہ وہ جو خدا

میں غور نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لیے ان کیلئے ممکن نہیں کہ وہ پاک خدا کو  
 مائل کر سکیں سو تم اپنی خود سے صاف رابطہ پیدا کرو ٹھٹھاٹھسی کیلئے درمی گندہ زبانی لالچ  
 جوڑھ برکاری بد نظری بد خیالی دنیا پرستی تکبر غرور خود پسندی شرارت کج بختی سب  
 چیزوں پر یہ سب کچھ آسمان کو تمہیں ہلکا جتناک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر  
 لیجائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم  
 بہت سی کمزور تاریکی میں پڑ کر ہوئے ہو بلکہ ایک مردہ جو جس میں جان نہیں رہی حالت میں تو  
 تم سی مصیبت کا شکار کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولت مند کی حالت میں کبر اور غرور سوچ سکتو  
 ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور افس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے  
 کہ روح القدس جو خاص خدا کے انتہ سے اترتی ہے تمہارا سونہ ٹکلی اور رہنمائی کی طرف پھیر دے  
 سو تم انبیا و اسما و جنہ انوار الہی اور روشنی کے وارث بنو تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی  
 گدنگا ہوں سے امن میں آ جاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ اس سے غرض ہے دان ہو کچھ غرض نہیں  
 کیونکہ وہ پورا ناچو رہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

سورۃ فاتحہ نرکی تسلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ  
 خدا نے اپنی چاروں صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ ملکیت یوم الدین یعنی اقدار  
 جزا و سزا کا ذکر کر کے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دعا کھلائی  
 ہے کہ خدا یا ایسا کر کہ گنہگار تیرے استہزاء نبیوں و رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں انکی رہ  
 ہم پر کھولی جائے انکی نعمتیں ہم کو دی جائیں خدا یا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں  
 جن پر دنیا میں ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنی یہود جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھی جو  
 طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدا یا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں جن کے شامل  
 حال تیری رہنمائی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہو گئی یعنی نصاریٰ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی  
 ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق و صفا کی وجہ سے پہلے



نبیوں۔ کے وارث ہو جائیں گے اور نبوت اور رسالت کی نعمتیں پائیں گے اور بعض ایسے  
 ہونگے کہ وہ یہودی صفت ہو جائیں گے جن پر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے ہونگے  
 کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لیں گے۔ کیونکہ خدا کو کلام میں یہ سنت مستور ہے کہ جب ایک قوم کو  
 ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض انہیں سوا ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے علم میں اس کام  
 کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لے کر  
 ہیں ابتداء سے دنیا سے خیر تک جس قدر خدا نے کتابیں پڑھیں ان تمام کتابوں میں خدا تعالیٰ کی  
 یہ قدیم سنت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا  
 ہے تو اس کے علم میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اس کام کو کر سکیں گے اور بعض نہیں۔ پس یہ سورت  
 پر شکیوئی کر رہی ہے کہ کوئی ذرا اس امت میں سے کمال طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا تاہم  
 پیشگوئی جو ابی صراط الذین نعمت علیہم مستنبط ہوتی ہے وہ مکمل اور اتم طور پر پوری ہو جائے  
 اور کوئی گروہ ان میں سے ان یہودیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا جن پر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تھی اور  
 وہ عذاب الہی میں مبتلا ہوئے تھے تاہم پیشگوئی جو ابی غیر المفضوب علیہم سے مستنبط ہوتی ہے  
 ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان میں سے عیسائیوں کے رنگ میں ہو جائیگا عیسائی بنجائیکا  
 جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری و رباحت اور فسق و فجور کے بر نصیب ہو گئے  
 تاہم پیشگوئی جو ابی ولا الضالین سے متعلق ہے ظہور جائے۔ اور چونکہ یہ بات  
 مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزار مسلمان کہلائے والے یہودی  
 صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود  
 ہے اور صدر مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا یا عیسائیوں کی سی بے قید اور آزاد زندگی  
 اختیار کرنا خود مشہور اور محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے  
 ایسے ہیں کہ وہ عیسائیوں کی طرز معاشرت پسند کرتے ہیں اور مسلمان کہلا کر تازہ روزہ اور  
 حرام کے احکام کو بیزاری و نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ دونوں فرقہ جو صفت

اور عیسائی صفت اس ملک میں پہلے آئے نظر آتے ہیں سو یہ دو پیشگوئیاں سورۃ فاطحہ کی تو تم پوری  
 ہوتی دیکھ چکے ہو اور چشم خود شاہد کر چکے ہو کہ کس قدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائی  
 کے لباس میں ہیں۔ تو اب میری پیشگوئی خود ماننے کے لائق ہے کہ عیسائی مسلمانوں نے  
 یہودی عیسائی بھٹنے سے یہود و نصاریٰ کی بدیہ حصہ لیا ایسا ہی انکا حق تھا کہ بعض افراد انکے  
 ان مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لیں جو جن اس ہرل میں گذر چکے ہیں یہ خدا تعالیٰ  
 پر بدظنی ہے کہ اس نے مسلمہ نون کو یہود و نصاریٰ کی بدیہ نہ تو حصہ دیا اور یہاں ہے یہاں تک انکا  
 نام یہودی رکھ دیا مگر انکے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا  
 پہریت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک قوم شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ  
 نہ ملا۔ کیا غم و غمناک کہ اس امت میں کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے جو نبی ہرمل  
 کے تمام نبیوں کا وارث اور انکا ظل ہو کہینہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس امت میں اس  
 زمانہ میں ہر ایک یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہر ایک عیسائی مذہب میں داخل کرے مگر  
 ایک شخص ہی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیا گذشتہ کا وارث اور انکی نعمت پائے والا ہو پیشگوئی  
 جرات اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے  
 وہ ہی ایسی ہی پوری ہو جائے عیساکہ یہودی اور عیسائی ہونکی پیشگوئی پوری ہو گئی اور جس  
 حالت میں اس امت کو ہر ایک نام دینے لگے ہیں اور قرآن شریف اور احادیث سنن ثابت  
 ہوتا ہے کہ یہود ہو جاتا ہے انکے نصیب میں ہے تو اس صورت میں خدا کے فضل کا خود میقنا  
 ہوتا چاہئے تھا کہ جیسے گذشتہ نصاریٰ سے انہوں نے بڑی چیزیں لین اسی طرح وہ نیک چیز کے  
 ہی وارث ہوں اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاطحہ میں آیت اهدنا الصراط المستقیم  
 میں بشارت دی کہ اس امت کے بعض افراد انبیا گذشتہ کی نعمت بھی پائیں گے نہ یہ کہ ہر سے  
 یہودی بنیں یا عیسائی بنیں اور ان قوموں کی بدیہ تو لین گزینکی نہ لے سکیں۔ اسی  
 کی طرف سورۃ تحریم میں ہی اشارہ کیا ہے کہ بعض افساد امت کی نسبت فرمایا ہے



یہ کہ صدیق سے مشابہت رکھیں گے جس سے پارسائی آستین کی تبت اسکے محمد بن  
 عیسیٰ کی روح پہ نکی گئی اور سینے اس سے پیدا ہوا اور آیت میں اس بات کی طرف  
 اشارہ تھا کہ اس امت میں ایک شخص برگا کہ پہلے مریم کا مہربان ہو گیا پھر اس میں عیسیٰ کی روح  
 پہونگی بدوگی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے یعنی وہ مریم کی صفات کی عیسوی صفات کی طرف  
 منتقل ہو جائیگا گویا مریم ہونے کا صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پتوہ ابن مریم  
 کہہ دیتا تھا جب کہ برہین احمدیہ میں دیکھا گیا کہ مریم کا نام اور اسی کی طرف اشارہ ہے ہاں صفحہ ۲۳۱  
 میں اور وہ یہ ہے کہ انی لکھتا ہے یعنی اسے مریم نے پختہ کہاں سے پائی اور سی کی طرف  
 اشارہ ہے صفحہ ۲۳۱ میں یعنی اس الہام میں کہ ہذا لفظ بجزع لفظ عیسیٰ مریم کھجور  
 کے تنہ کو بلا۔ اور پھر اس کے بعد صفحہ ۲۹۶ برہین احمدیہ میں یہ الہام ہے یا مریم اس کن امت  
 وزوجك الجنة تحت قیام من لدن روح الصدق یعنی اسے مریم زوج اپنے  
 دوستوں کے بہشت میں داخل ہو مینے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پہونکی  
 خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ نفخا فبہ من  
 روحنا پس سجد گویا ستارہ کے زکاتین مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی جس کا نام  
 روح الصدق ہے پہرے کے آخر صفحہ ۵۵۱ برہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا اس کو  
 پیدا ہونیکے بارہ میں یہ الہام ہوا یا عیسیٰ انی ما وفیلتی رافعت فی وجہ علی الذین نبجک  
 فوق الذین کفروا الذین القیمة اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا  
 کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا جس کے روح کا نفخہ صفحہ ۲۹۶ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسیٰ  
 بن مریم کہلاؤ کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریم کی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکھو  
 صفحہ ۲۹۶ اور صفحہ ۵۵۱ برہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ التحیم میں بطور بیش گوئی کمال  
 تفسیر سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوا کہ پہلے کوئی فرد  
 امت کا مریم بنایا جائیگا اور یہ بعد اسکے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکے جائیگی

پس وہ مریت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائیگا  
اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائیگا یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے جو قرآن شریف  
یعنی سورۃ التحیم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے اور پھر براہین احمدیہ  
سورۃ التحیم کی ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے قرآن شریف موجود ہے  
ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پہم انصاف اور عقل اور تقویٰ سے  
سوچو کہ وہ پیش گوئی جو سورۃ التحیم میں تھی یعنی یہ کہ اس امت میں ہی کوئی فرد مریم کہلائیگا اور پھر  
مریم سے عیسیٰ بنایا جائیگا گویا اس میں سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ میں براہین احمدیہ کی بات سوری  
ہوئی کیا یہ انسان کی قدرت ہے کہ یہ میرے اختیار میں تھا اور کیا میں اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن  
شریف نازل ہو رہا تھا میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنا نیچے لئے کوئی آیت اماری جائے  
اور اس اعتراض سے مجھ کو سکندرش کیا جلے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے اور کیا تاج سی میں  
بائیں برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے بہام  
تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہاں نام بنا کر پہلے زانہ کی مریم کی  
طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پہنچی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ  
اب میں مریم میں سے عیسیٰ بن گیا۔ اسے عزیز و بخور کرد اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل  
نہیں یہ باریک سب اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں اگر براہین احمدیہ  
کی الیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی  
براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئیگا۔ ہو چونکہ خدا  
جاتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی اس لئے گو اس نے  
براہین احمدیہ کے صہ میں میرا نام مریم رکھا پھر صہ کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے  
دو برس تک صفت محبت میں بیٹے پرورش پائی اور پھر وہ میں نہا و نہا پا کر پھر جب اس پر دو برس  
گزر گئے تو صہ کہ براہین احمدیہ کے صہ چارہ صفحہ ۵۹۰ میں صہ مریم کی روح عیسیٰ کی روح



مجھ میں غم کی گئی اور اتنے رہ کے رنگ میں مجھے عائد ٹھہرا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد  
 جو میں مہینے سے زیادہ نہیں بذر لیا اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے چھ پر  
 صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا یا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے  
 براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس زمانہ پر  
 مشتمل تھی مسبقہ تازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی مگر مجھ کو اس کے سنوں اور اس قیام پر اطلاع  
 نہ دی گئی اس واسطے میں نے مسلّم زن کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تا میری سادگی اور عدم  
 بناوٹ پر وہ گوہ ہو وہ.... لکھتا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد  
 نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جیتا کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاؤ سے سو اس وقت  
 کا حکمت الہی کا یہی تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آئے مگر جب  
 وقت آگیا تو وہ اسرار مجھ بھائے گئے تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ میں سو خود ہونے میں  
 کوئی نئی بات نہیں پڑی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک  
 اور الہام کا یہی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شریع  
 کیا ہے یا نہیں لیکن یہ بار ہے کہ صدیوں کو میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات  
 میں موجود ہے اور وہ اس زمانہ کا ہے جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور  
 پہلے نوح کا الہام کیا۔ پہلے اس کے یہ الہام ہوا تھا فلیجاءھا الخاضع الی جذع  
 الخلة قالت یا لیسیت مت قبل هذا کنت نسیتاً منسیاً یعنی پہلے مریم کو جو مردوں سے جدا  
 تھے وہ روزہ نہ کھجور کھیر کے لے آئی لیکن عوام الناس اور جانوں اور بے سمجھہ علم سے  
 واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیوں دین اور  
 ایک طوفان برپا کیا تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان  
 ہی نہ رہتا یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو بتداین سورہ یونس کی طرف سے پہنچتا مجموعی پڑا  
 اور وہ اس دعویٰ کی برداشت نہ کر سکے اور مجھ پر ایک جملہ سے انہوں نے فٹا کر ڈالا





یہی یاد رکھئے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اھنک  
 الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں  
 مائی گئی ہے اس دعا میں خدا تعالیٰ سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے یسوع اور  
 یسوع کو دی گئی تھیں یہ مقابلہ ہی قابل نظر ہے۔ اور جس طرح مفسر مسیح کی دعا قبول ہو کر  
 عیسا مینو نکروٹی کا سامان بہت کچھ لکھا ہے اسی طرح یہ ذاتی دعا اس شخص سے لے کر  
 کے ذریعہ سے قبول ہو کر اختیار ابراہیم و اسمان بالخصوص ان کے کمال فرزند بنی اسرائیل  
 کے وارث بنائے گئے اور وہ اصل مسیح مسعود کا اس امت میں سے پیدا ہونا یہی اسی  
 کی قبولیت کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی بھی طور پر بہت سے اختیار و امتیاز بنی اسرائیل کی  
 ممانعت کا علم لیا ہے مگر اس امت کا مسیح اور جو کہے کہ یہ خدا کا فرزند اور اس سے  
 اسرائیل کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور عیسائی کے سامنے اس کا منہ نہ پائے  
 بنی تافن سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہچانتا ہے۔ تعجب نہ ہو کہ بنی اسرائیل کے  
 کہ اس ابن مریم پر ابتدا ہی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ یاد رکھئے کہ عیسیٰ ابن مریم جس خدا  
 کے نفع سے پیدا کیا گیا اسی طرح یہ مسیح بھی سورۃ تخریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے  
 نفع سے مریم کے اندر پیدا کیا گیا اور عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش ریت شورا تھا  
 اور اند ہے مٹی لفون نے مریم کو کہا لقد جئت شیئا فریبا اسی طرح اس جگہ ہی کہا گیا  
 اور شورا قیامت چایا گیا اور عیسیٰ کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع جس کے وقت مٹی لفون  
 کو عیسیٰ کی نسبت جواب دیا ولجعلہ ائۃ للناس ورحمۃ منا وکان مرام قضیا  
 یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمد میں رد و فی وضع حمل کے وقت  
 جو ہنتر رہ گئے ننگ بین تھا مٹی لفون کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اسکو نابود  
 نہیں کر سکتے میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا اور ایسا ہونا  
 ابتداء سے مقدر تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ نکھڑا لیا  
 اور اب شریفی فضل ہودی نے وہ اسفنا طیار کیا اور وہ ہر سے فی ضنون نے اس پر فتویٰ

دیا یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدر عالم فاضل جو انگریز بیٹے تھے۔ انہوں نے حضرت  
عیسیٰ پر تکفیر کی مہرین لگا دیں یہی معاملہ مجھ سے ہوا اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد حضرت  
عیسیٰ کی نسبت کی گئی تھی انکو بیت ستیا گیا سخت سخت گالیوں دی گئیں نہیں جو او  
پر گوئی میں کہنا میں لکھی گئی نہیں یہی صورت اس جگہ پیش آئی گویا اٹھارہ سو برس  
کے بعد وہی عیسے پر پیدا ہو گیا اور وہی یہودی پر پیدا ہو گئے۔ آج بھی معنی تو اس پیشگوئی  
کے تھے کہ غیر المنضوب علیہم جو خدا نے پہلے سے سمجھا دیا تھا مگر ان لوگوں نے  
غیر کیا جب تک یہودیوں کی طرح منضوب علیہم نہ بن گئے اس ممانعت کی ایک ایٹل تو خدا  
نے اپنے ہاتھ سے لگا دی کہ مجھے عین چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں  
صدی کے سر پر آیا تھا **مسیح اسلام** کر کے پیدا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان  
دکھلا رہا ہے۔ درآسمان کے بیٹے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



نہیں کہ ان کا مقابلہ کرے، اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی  
 اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہے گا وہ توڑ نہیں سکیگا  
 مگر یہ اینٹ جب اس پر ٹپگی تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ٹانہ خدا کا ہے  
 اور دوسری اینٹ میرے مخالفوں نے طیار کر کے اس کے مقابل پر رکھ دی کہ میرے بل  
 پر وہ کام کئے جو اس وقت کے یہودیوں نے کئے تھے یہاں تک کہ میرے ہلاک کر نیکی  
 نے ایک خون کا مقدمہ بھی بنایا گیا جسکی میرے خدا نے مجھے پہلے خبر دی تھی وہ مقدمہ  
 جو میرے پر بنایا گیا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تھا کیونکہ حضرت  
 جیسی پر جو مقدمہ کیا گیا سکی بنا محض ایک مذہبی اختلاف پر تھی جو سا کم کے نزدیک ایک  
 خبیث بات تھی بلکہ کچھ بھی نہ تھی مگر میرے پر جو مقدمہ کھڑا کیا گیا وہ اقدام قتل کا دعویٰ تھا، تو  
 جیسا کہ مسیح کے مقدمہ میں یہودی مولویوں نے جا کر گواہی دی ہی ضرور تھا کہ اس مقدمہ  
 میں ہی کوئی مولویوں میں سے گواہی دیتا اسلئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین  
 بٹالوی کو انتخاب کیا، ورنہ ایک بڑا مہیا جتہ پہن کر گواہی کے لئے آیا اور جیسا کہ سردار کا  
 مسیح کو صلیب دلا نیکی کے لئے عدالت میں گواہی دینے کے لئے آیا تھا یہ بھی موجود ہوئے  
 صرف فرق میں قدر تھا کہ سردار کا من کو پلایا طوس کی عدالت میں کرسی ملی تھی کیونکہ  
 یہودیوں کے معزز بزرگوں کو گورنمنٹ رومی میں کرسی ملتی تھی اور بعض نہیں جو انری  
 محشر پہ بھی تھے اسلئے اس سردار کا من نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی  
 پائی اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا۔ لیکن میرے مقدمہ  
 میں اس کے برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنوں کی امیدوں کے کپتان ڈاکس نے جو  
 پلایا طوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تھا مجھے کرسی دی اور یہ پلایا طوس مسیح ابن مریم کے  
 پیادوں کی نسبت زیادہ با اخلاق ثابت ہوا کیونکہ عدالت کے درمیان وہ دلیری اور شہامت  
 سے عدالت کا پابند رہا اور بالائی سفارشوں کی اس نے کچھ ہی روانہ کی اور قومی اور مذہبی  
 انصاف نے ہی اس میں کچھ تغیر پیدا نہ کیا اور اس نے عدالت پر نو اذہم مارنے سے بچا لیا۔

نمودہ کہ یک یا کہ اگر کسی کے وجود کو قوم کا خیر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بجا نہ ہوگا عدالت  
ایک مشکل امر ہے جتنا کہ انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہو کر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے  
تہتا کہ اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہیں کر سکتا مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس  
پہلا طوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا طوس جو رومی تھا اس فرض کو  
اچھے طور پر ادا نہیں کر سکا اور اسکی بڑی بڑی تالیف کا نشانہ بتایا یہ فرق  
ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے جتنا کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جہان  
لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کیا تہ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ  
رہے گا اور یہ اسکی خوش قسمتی ہے کہ غلطی اس کام کے لئے اسی کو چنا۔ ایک حاکم کے لئے کس  
یہ امتحان کا موقع ہے کہ وہ فرق اسکے پاس آویں کہ ایک انہیں سے اسکی مذہب کا مشتری ہے  
اور دوسرا فرق وہ ہے جو اسکے مذہب کا مخالف ہے اور اسکے پاس بیان کیا گیا ہے کہ  
وہ اسکے مذہب کا سخت مخالف ہو لیکن اس بہادری پہلا طوس نے اس امتحان کو بڑے  
استقلال سے برہشت کر لیا اور اسکو ان کتابوں کے مقام و کھانگے جنہیں کم فہمی سے عیسائی مذہب کی  
نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تھے اور ایک مخالفانہ تحریک لگتی تھی مگر اسکے چہرہ پر کچھ تغیر پیدا ہوا  
کیونکہ وہ اپنی روشن کائنات کی وجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تھا اور چونکہ اسے مقدمہ کی اصلیت  
کو سچے دل سے تلاش کیا اسلئے خدا نے اسکی مدد کی اور اسکے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اس  
واقعی حقیقت کہولی گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اسکو نظر آگئی اس نے  
مجھے محض عدل کے لحاظ سے مدنی کے مقابل پر کرسی دی اور جب مولوی محمد حسین جو سردار  
کا بن کی طرح مخالفانہ گواہی کے لئے آیا تھا مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس وقت کو دیکھنے  
کے لئے میری نسبت اسکی آنکھ شوق رکھتی تھی اس وقت کو اس نے نہ دیکھا تب مساوت  
کو غنیمت سمجھ کر وہ بھی اس پہلا طوس سے کرسی کا خواہشمند ہوا مگر اس پہلا طوس نے اسے  
ڈانٹا اور نہ اسے کہا کہ بچے اور شیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی ہمارے دفتر میں  
بہار کی کرسی کہ لئے کوئی ہدایت نہیں۔ اب یہ فرق ہی نمود کے لائق ہے کہ پہلا طوس



منہ پر دیان سے ذکر کرنے کے بعض معزز گواہوں کو کرسی دیدی اور حضرت مسیح کو جو ہم  
 کے یہ پیر ہیں کٹے بگٹے تھے کھڑا رکھا جانے لگا وہ سچے دل سے مسیح کا خیر خواہ تھا بلکہ مرید  
 کی طرح تھا اور اسکی بیوی مسیح کی خاص مرید تھی جو ولی اللہ کہلاتی تھیں لیکن خون منہ  
 اس سے چہان تک حرکت صادر کرانی کا حق بگینا ہ مسیح کو یہودیوں کے حوالہ کر دیا یہ  
 طاع کوئی نون کا الزام نہ تھا صرف معمولی طور پر مذہبی خدشات تھے لیکن وہ رومی پہلے طور  
 والے کوئی نہ تھا اس بات کو سن کر ڈگیا کہ قصیر کے پاس اسکی شکایت کی جاسیگی۔ تو  
 یہ ایک اور مثال ہے پہلا طوس اور اس پہلا طوس ابن بادر رکھنے کے وقت ہے کہ  
 پیش پہلے طوس نے اسوقت جرم مسیح ابن مریم عدالت میں پیش کیا گیا یہودیوں کو کہا تھا  
 کہ میں اس شخص میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا ایسا ہی جب تخری مسیح سے آخری پہلا طوس  
 کے رو برو پیش ہوا اور اس مسیح نے کہا کہ مجھے چند روز تک جواب کے لئے مہلت دینی  
 چاہئے کہ مجھ پر خون کا الزام لگایا جاتا ہے تب اس آخری پہلا طوس نے کہا کہ میں آپ پر  
 کوئی الزام نہیں لگاتا یہ دونوں قول دونوں پہلا طوسوں کے بالکل باہم مشابہ میں اگر فرق  
 ہے تو صرف اس قدر ہے کہ پہلا پہلا طوس اپنے اس قول پر تسلیم مزہ سکا اور جب اسکو  
 کہا گیا کہ قصیر کے پاس تیری شکایت کرینگے تو وہ ڈر گیا اور حضرت مسیح کو اس نے سزا  
 یہودیوں کے حوالہ کر دیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تھا اور اسکی عورت بھی غمگین تھی  
 کیونکہ وہ دونوں مسیح کے سخت معتقد تھے لیکن یہودیوں کا سخت شرور و غوغا دیکھ کر بڑی  
 اسپر غالب آگئی ان الہیہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب  
 سے بچایا جادے اور اس سعی میں وہ کامیاب بھی ہو گیا مگر بعد اسکے کہ مسیح صلیب پر چڑھا  
 گیا وراثت و رد سے ایک ایسی سخت غشی میں آگیا کہ گویا وہ موت ہی نہیں۔ بہر حال  
 پہلا طوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی ورنہ جان بچنے کے لئے پہلے سے  
 مسیح کی مانتظر ہو چکی تھی۔ دیکھو عبرت نیاں باب آیت ۷۔ بعد اسکے مسیح آتش میں سو خد  
 اظہر بہ پاک کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محمد خان پاپا

میں اسکی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تھا لیکن تاہم اس پہلے پیلاطوس کی کارروائی  
 بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کر کے کہ میں اس شخص  
 کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا مسیح کو چھوڑ دیتا تو اس پر کچھ مشکل نہ تھا اور وہ چھوڑنے پر قادر تھا مگر  
 وہ قیصر کی دہائی سن کر ڈر گیا لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریوں کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ  
 اس جگہ ہی قیصر کی بادشاہی تھی لیکن یہ قیصر اس قیصر سے بدرجہا بہتر تھی اسلئے کسی کے  
 لئے ممکن نہ تھا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چھوڑانیکے لئے قیصر سے  
 ڈرا وہ بہر حال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شر اور منصوبہ اٹھایا گیا تھا اور یہ  
 مخالف اور ساری قوموں کے سرگردہ جمع ہو گئے تھے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے  
 پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھلایا کہ جو اس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں تمہارے  
 خون کا الزم نہیں لگاتا سو اس نے مجھے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور نہ پہلے  
 پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کیلئے حیون سے کام لیا مگر اس پیلاطوس نے جو کچھ عدالت  
 کا تقاضا تھا اس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جس میں بزدلی کا رنگ نہ تھا جس میں ہی  
 ہوا اس دن اس عدالت میں ملتی فوج کا ایک چور بھی پیش ہوا یہ اسلئے وقوع میں آیا کہ  
 پہلے مسیح کے ساتھ ہی ایک چور تھا لیکن اس آخری مسیح کے ساتھ کے چور کو جو پکڑا گیا اس  
 پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتھ پکڑا گیا صلیب پر نہیں چڑھایا اور نہ اسکی ہڈیاں توڑی  
 گئیں بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی +

اب پر ہم اپنے بیان کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں اس قدر  
 حقائق و وقایق و معارف جمع ہیں کہ اگر ان سب کو لکھا جائے تو وہ بائیں ایک دفتر میں بھی  
 سم نہیں ہو سکتیں سی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے کہ جو اس سورہ میں سکھائی گئی ہے یعنی  
 اھدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکھتی ہے جو تمام دین اور  
 دنیا کے مقاصد کی ہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاق نہیں پاسکتے اور نہ اس کے  
 منافیہ



مشغل اور پیچیدہ امور میں خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ دار ہوں کے متعلق ہوں اور خواہ سب کے  
 اور جنگ و جدال سے متعلق رکھتے ہوں اور خواہ طبعی اور حیثیت کے دقیق مسائل کے متعلق ہوں  
 اور خواہ مناسبت طلب کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت  
 کے متعلق ہوں تمام امور میں کامیابی ہونا مشکل وغیرہ ممکن ہے جہتیک کہ اسکے ذریعہ میں ایک  
 مسدود رہے نہ اس کے لئے اس طرح سے اس کام کو شروع کرنا چاہئے اور ہر ایک شخص انسان شکایت  
 کے وقت میں ہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سرسبز کے بارے میں ایک بحر وقت ایک  
 راستہ کو وردن کو سوچتا رہے تاہم اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک  
 صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو حل کرنا اس بات کو چاہئے  
 ہے کہ اس کام کے لئے راہ نکل آئے پس دنیا اور دین کی غرضیں کیلئے اس راہ نکلانی  
 کی دعا ہے جب یہی راہ کسی امر کے متعلق ہوتی ہے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے  
 حاصل ہو جائے خدا کی قدرت و حکمت کے ہر ایک دعا کے حصول کیلئے ایک راہ رکھی ہو  
 مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک ٹھیک علاج نہیں ہو سکتا جب تک اس مرض کی حقیقت سمجھو اور خدا کے  
 انجوز کے لئے ایک ایسی راہ نکل آوے کہ دل فٹو ہے ویسے کہ اس دین کا مسابو ہوگی بد  
 کوئی انتظام دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس انتظام کے لئے ایک ہیذیانہ ہو پس وہ طلب  
 کرنا طلب قصد کا فرض ہوا اور عیب کا دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ثابتہ میں لینے کے لئے  
 پہلے آیت کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور محبوب اور  
 فضل بننے کے لئے قریم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسی لئے دوسری سورۃ  
 میں جو سورۃ البقرہ ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے  
 هٰذِهِ لِمَنْ تَقَاتِي يَنْفَعُ نَفْسَهُ يَرْجُوهَا يَسْتَرْجِعُهَا يَسْتَرْجِعُهَا يَسْتَرْجِعُهَا  
 رعا اهدنا الصراط المستقيم ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ  
 کرتی ہے کہ سکھات دینی اور دنیوی کے وقت میں اول جس چیز کی تلاش نشان کا فرض ہو  
 وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کیلئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف راہ

راہ دھونڈ رہے ہیں۔ اسانی میں مطلب تک پہنچ سکے۔ اور اہل یقین سے بہرہ جانی شکوک سے نجات ہو سکیں۔ نبیل کی ہدایت کے موافق رونی مانگنے والا خدا جوں کی راہ اختیار کر گیا۔ اسکا مقصد تو رونی سے ہے جب رونی ملگئی تو پھر اسکو خدا سے کیا نفع ہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے انکے گلے پڑ گیا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح ابن مریم میں دوسروں کی نسبت کیا زیادتی تھی جس سے اسکی خدا کا خیال آیا۔ معجزات میں پہلے اکثر نبی اس سے بڑھ کر تھے جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ بنی اور عیسیٰ بن مریم کی ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھانا نہ سکتا اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ میں ایسا ہوں تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اس پاک ملول کا جسکی خلائی کیطرت میں منسوب کیا گیا۔ ذلک فصل اللہ بوقتہ میں بیند آس جگہ کوئی حسد اور شک پیش نہیں جاتا خدا جو چاہے کرے جو اسکے ارادہ کے مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد میں نامرادی نہیں بلکہ ہر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہو گئے وہ جہنم نے عاجز مخلوق کو خدا بنا یا ہلاک ہو گئے وہ جہنم نے ایک ہرگز دیدہ رسوں کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پچا پامین خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ او میں اسکے سب نوزوں میں سے آخری نور ہوں۔ مسیت سے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر تار کی ہے۔

۱۰۔ سزا فریاد ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلی علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کیلئے کر کے دکھلائی ہیں مثلاً آج صلیہ میں بل ہرگز نیچو گانہ نمازوں کے رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے دنوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنت ہے سب کچھ کہول رہا ہے یہ وہ کہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سوڈا و سوڈا ہے جس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کہلاتا ہے اور وہ تمام احکاموں قرآن شریف کے بعد ترا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی فراموشی

کشی مع کے ساتھ ساتھ دیگر کتب کے ساتھ بھی لکھی گئی ہیں۔  
 کشی مع کے ساتھ ساتھ دیگر کتب کے ساتھ بھی لکھی گئی ہیں۔  
 کشی مع کے ساتھ ساتھ دیگر کتب کے ساتھ بھی لکھی گئی ہیں۔



کا فرض صحت و امر ہے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو نذر بھیجے اپنے  
 ولی کے اپنے منشا سے اطلاع دے یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا، اور رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دینا پس رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کر دیں کہ پر ایمان دین اور اپنی سنت پر عمل  
 کا رروئی سے متضادات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا سچا ہے کہ یہ حل کرنا  
 حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا کیا جب  
 اب حدیثیں جمع نہ ہوتیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا  
 عدل و حرام سے واقف نہ تھے۔ ان تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث کیونکہ بہت  
 سے احکام کے تاریخی اور اخلاقی و رفتہ کے امور کو حدیثیں کہہ کر بیان کرتی ہیں اور نیز  
 مذکورہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادمہ ہے جن لوگوں کو اوّل قرن میں یا  
 بعد وہ اس موقع پر حدیث کو قاضی قرآن کہنے میں عیب لگا دیا کہ یہ وہی ان کی حدیثوں کی  
 نسبت کہا گیا کہ حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں ورنہ ہر سب کے آقا  
 کی شوکت و خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ  
 کا فعل اور حدیث سنت کیلئے ایک تاثیر کی گواہ ہے۔ لغو بالحد کہنا غلط ہے کہ حدیث  
 قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو کبھی ممتنع  
 پرست قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی حدیث ثبوت و تہذیب کے رنگ میں ہے قرآن و سنت  
 نے پہلے کام سب کر دیا ہے اور حدیث حدیث تا ثبوتی گواہ ہے حدیث قرآن پر کسی قاضی ہو سکتی  
 ہے قرآن و سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس مصنوعی قاضی نام نشان نہ تھا  
 پست کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن و سنت کیلئے تاثیر کی گواہ  
 ہے بہت سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنت کو یہ راہ مراد ہے  
 جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر سب کو ڈال دیا تھا سنت ان باتوں کا نام  
 نہیں ہے جو سو بڑے سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور

نہایت حق و سچ ہے کہ حدیث قرآن و سنت کی تعلیم سے کیا غرض نہیں رہا جس حدیث کی تعلیم سے کیا غرض نہیں رہا جس حدیث کی تعلیم سے کیا غرض نہیں رہا

سنت اس علی نمونہ کا نام ہے جو نباک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتداء سے چلا آیا ہے جس پر ہزار ہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ان حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اسکا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق ہے اور موجود قرآن و سنت ہے و رہبت ہو اسلامی مسائل کا ذخیرہ اسکا اندر موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک مضمون سلام کا کاٹ دینا ہے ان اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن و سنت کے تقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی تقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے خلاف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن و سنت کے برصاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں بہر حال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ اسطہرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور حنیف قرآن و سنت انکی تکذیب نہ کرے تم ہی انکی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث مذکورہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی نہ کرے اور نہ کوئی سکون ورنہ کوئی فعل کرے اور نہ ترک فعل مگر ایسی تائید میں تھا ہے پس کوئی حدیث بلوکیں اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہو تو اسکی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو ورنہ اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو ہینیک و کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہو مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ ان کا مصدر درجہ اولیٰ ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور نہ اس زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو ورنہ ایسے مٹوں در راہوں کو غلطی اور کاؤب خیال کر رہے ہوں گے اس حدیث کو ضعیف اور بدیع قرار دینا ایسی جاہلین کا کام ہے نہ ان پیشوایان ہیں اور انہ ان میں سے محدثین کے ہاں اسباب یا موضوعات ضعیف ہیں پس اگر کوئی حدیث ان میں سے پڑی ہو جیسے اور تم یہ









بڑی تپان بڑی شکر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ یقین کے کوئی تسلی ہو۔ کیا تم بغیر یقین  
 کے کوئی شے پیدا کر سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا  
 آسمان کے ستارے کوئی ایسا غارہ اور ایسا قدریہ ہے جو ہم سے گناہ ترک کرے؟ یہ عظیم کامیابی  
 بلکہ ایسا ہے کہ اسکا مصنوعی خون گناہ سے چھڑا۔ اے عیسائیو! یہاں چھ دست ہوں۔  
 جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتج تھا اور اسے  
 یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے اُن عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر حقوق کو دیتے ہیں کہ  
 لفظ مسیح کے خون سے گناہ نجات پائی ہے حالانکہ وہ سر سے پہرے تک گناہ میں غرق ہیں  
 انہیں جاننے کے، نکاح کون خدا ہے بلکہ زندگی تو نفلت آمیز ہے شراب کی مستی انکے دماغ میں  
 ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے اُس سے وہ بخیر ہیں اور جو زندگی خدا کے ساتھ  
 ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے تاج پہن رہے ہیں وہ اُس سبب نصیب میں ہوں کہ اور کہو کہ  
 بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔  
 مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شہادت اور  
 شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین  
 کی دولت دی جائے کہ اس کے بغیر نہ رہا کرتے کا کافی تمہارے گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے  
 کیا تم اسے سوانح بنانا چاہتے ہو؟ اس کے موہ میں تم ایک سخت زہر پی رہے ہو کہ وہ دیکھ رہے ہو  
 کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کو آتش فشاں سے تہہ ہرستے ہیں یا بجلی پڑتی  
 ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ جہاں ایک ہلکے عورت  
 نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے یا اگر منہ میں خنجر یا یہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا کبھی  
 بریاتیہ پر یا طاعون پر تو کم نہیں کہ ان کے مقابل بہت ناگزینی کر کے سڑک پر دانت تیار کرنا  
 اصدق و وفا کا اس سے یقین توڑ سکو۔  
 اس دوسرے لوگوں کو جو نیکی اور رہائش دہن سے شہ بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا  
 کشتنِ سوفت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے کاغذ پر پک کر بیاہو گے

جبکہ تمہارے دل یقین سے پر جانشین گئے شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہو سواور ہے  
 کہ یہ تمہیں ہوگا لگا چوہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اسکے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ  
 تم گندے سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہتے تھے تم ایسے طور سے  
 نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہتے خود سوچ لو کہ جبکو یقین ہے کہ فلان سوراخ میں سانپ ہو وہ اس  
 سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جبکو یقین ہے کہ اسکے کہانے میں بڑا ہر ہے وہ اس کہانے  
 کو کب کہتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلان بن میں ایک تھرا خور شیر ہے اسکا  
 قدم کیونکر بے اعتیاد اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے سو تم بڑا تہہ اور تمہارا دیاؤں اور  
 تمہارے کان اور تمہاری کہیں کیونکر تباہ پوری کر سکتی ہیں اگر نہیں صد اور جزا سنو یقین  
 ہے گناہ یقین پر کیا ہے نہیں بڑا گناہ اور جب یہ تم ایک ہیسم کرنے اور کہا جاتا ہے اے آل کو یکہ سے ہو  
 نو کیونکر اس آگ میں اپنے نہیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیوار میں آسمان تک میں شمعان  
 آن پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہو وہ یقین سے پاک ہوا یقین کہہ اٹھائے کی فیتہ دینا ہر  
 پہاں تک کہ ایک یا در شاہ کو تخت سے اتارنا ہے رفتیری جا رہا ہے یقین ہر ایک کے  
 کو سہل کہتا ہے یقین خدا کو کہتا ہے ہر ایک کفر وہ جو ٹالے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔  
 اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ ستانی ہے۔ ہر چیز جو تباہ ہے پڑتی اور خدا تک پہنچتی اور  
 ارشاد توں ست ہی صدق ان میں آگے بڑھتی ہے یقین ہر ایک ہے یقین  
 کا سامان میں نہیں کرنا رہا ہے ہر ایک مذہب جو پیشی مسائل سے خدا کو کہتا نہیں کہتا  
 وہ جو ٹالے ہر ایک مذہب میں بھڑیہ نے قصوں اور کچھ نہیں وہ جو ٹالے ہے۔ خدا جسے  
 پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اسکی قدر میں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اسکا نشان  
 کہہ دینے جیسا کہ پہلے تھا اور وہ اب بھی ہے پر ہم کیوں صرف قصوں پر مبنی ہو تو وہ  
 وہ مذہب ہلاک شدہ ہیں کہتے بچات حد و ہر جسکی مشکوایان صرف قصوں ہیں  
 اور وہ جماعت ہر ک شدہ ہے خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ خدا کے  
 ہاتھ سے ایک نہیں ہوا ہر طرح نشان نشان لائے کا سامان دیکھ کر انکی طرف کہنی



ہوتا ہے یہی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف پہنچ جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کرتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کے رُوی کھائی دیتی ہیں اور انسان اسی وقت گناہ سے منحصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے مگر ایک بیباکی کی جڑ سے بھری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لینا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا اگر گناہ کا کب جائز ہے کہ ایک پروردگار سب سے اس کے گہر کی طرف رخ کیا ہے اور یہ سب سے ہر کے اور گناہ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ س گہر میں ٹہر نہیں سکتا۔ تو یہ تمہارے کی جڑ سے خدا کے یقین کا دھوکے کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹہر رہے ہو سو تم انکھین کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے جو ہے مت بنو جو نیچے کی طرح جانتے ہیں بلکہ بلند پرواز کیونکہ جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قیام نہ رہو ورنہ سناپ کی طرح مست بنو جو کہاں آتا کر رہ رہی سناپ ہی وقت ہے موت کو یاد کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ہی جانی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو کر کوشش کر رہے ہو جو کہ انسان پاک کو تنہا پناہ ہے کہ وہ پاک ہو جائے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں ہے: **وَالصَّابِرِينَ** اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نہ مار کیا یہ سب سے زیادہ مستحق عذاب ہیں۔ ہتھکڑیاں اور زنجیروں کے ساتھ نصرت سے ملتی رہتی ہے سو یہ خدا کا پڑھو تو بے خبر ہو کر کوشش کر رہے ہو جہاں میں جہنم میں فنا ہو گئے پابند رہو لیونکہ ان کی نافرمانی اس عذاب سے زیادہ ہے سناپ کوئی تعقیب نہیں مگر تم حساب نہ کرو تو یہ قرآن سے جو خدا کا حکم ہے اور یہ کہ وہ نافرمان کے کہ وہ رسول کا حکم ہے پانی پانی تمام عام باتیں اپنی رہاں ہیں "غداً تنظرون" اور کر لیا کہ تمہارے دلوں پاس عجز و بیز کا کچھ اثر ہو چکا ہے نہ ان کی یہ خبر ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زمانہ کی سہ لاہم حال پانچ تغیر میں جو عباد کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے نافرمان ہونا ضروری ہے (۱) پہلے جبکہ تم مطلع

کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آئی والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک ارنٹ  
گجاریں بڑی پس حالت ہو جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال  
کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس ہو تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل  
نماز ظہر متعین ہوئی جبکہ وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۱۲) دوسرا تغیر اس وقت تمپر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً  
جبکہ تم ذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو وہ وقت ہے کہ جب تمہارا حق  
سے خون خشاک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہو نیکو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اس  
وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اسپرسم سکتی ہے اور صبح نظر  
آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۱۳) تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بجلی امید منقطع ہو جاتی ہے  
مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرار واد جرم لگی جاتی ہے ورنہ لفافہ گواہ تمہاری طاقت کے لئے  
گزر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے جس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے متین ایک  
قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام  
امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۱۴) چوتھا تغیر اس وقت تمپر آتا ہے کہ جب بلا تمپر وارد ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تم  
پر حاظر کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرار واد جرم اور شہار بنوں کے بعد حکم سن کر اٹھوٹا جاتا ہو اور قیدی  
لہو ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات  
پہر جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل نماز عشاء مقرر ہے  
اور پہر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم  
تمپر جویش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پہر  
اسی طرح سب اور پھر دس روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتا ہے سو اس حالت  
کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی لغبات میں پانچ نیتیں رکھی ہیں کہ



یا پنج نائیں نہر سے لئے متحرکین اس سے تم مجھ سے کہتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہاری نفس کے  
خاندہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے ہو تو تم چچکاؤ نماز رکعت کا  
نہ کرو کہ وہ تمہاری مذروتی اور روحانی تغیرات کا نفل ہیں۔ نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج  
ہے تم نہیں جانتے کہ نبادن چڑھنے والا کس قسم کے قصار و قدر تمہارے لئے لایکا پس قبل  
اسکے جو دن چڑھتا ہے تم اپنے موئے کی جناب بن نصرت کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا  
دن چڑھے۔

اس امیر اور بادشاہ اور دولت مند !! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت  
 ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہوں میں رہتے ہیں اکثر ایسے ہیں کہ دنیا  
 ملک اور دنیا کے مالک سے دل لگاتے ہیں اور پر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو  
 یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر و حاکم و زمیندار پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اسنے تمام نوکروں  
 چاکروں کا گناہ اسکی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اسکی گردن پر ان لوگوں کا  
 جی گناہ ہے جو اسکے ماتحت ہو کر شراب میں مشرب ہیں۔ اسے عقلمند و بد دنیا ہمیشہ کی  
 جگہ نہیں سمجھیں جاؤ۔ تم ہر ایک نے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان  
 کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ ہنگ۔ تھری اور ہر ایک  
 نشہ جو ہدیہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ملاک کرتا ہے سو تم  
 اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جنکی شامت سے  
 ہر ایک سال ہزار ہا گناہ ہر عیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور  
 آخرت کا عذاب اگاتا ہے۔ پڑھو گا انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا  
 سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ تپاشی میں بسر کرنا نشتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ فحش اور  
 ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا کو ٹھکنے کی عبادت یا پڑھنا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر  
 خدا کے حقوق اور انوکھوں کے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر ایک سے زیادہ پرس کیا پانست  
 شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر ہر دس کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو

ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرم سکینے حلال پر غصہ کیا تہین یوانون کی طرح کی گولی کسی  
 انسان کی چوتھیں انگلی کے تیار ہو جاتے اور شہوت کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو اتھار  
 تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائیگا یہاں تک کہ مرے گا۔ اسے عزیز و تم تھوڑے  
 دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ ہی بہت کچھ گزر چکی سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو  
 ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے  
 پس غم نہ چو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی  
 نہ ہو یا تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کر لگیا اور دشمن جو  
 تمہاری جان کے ورپے ہے تمہیں قابو نہیں پائیگا اور وہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور  
 تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیماری سے زندگی بسر کر دگے اور تمہاری عمر کے  
 آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزر جائیں گے خدا دن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اسکی  
 ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اسکی چھوڑ دو اور اس کے فرامین  
 میں مستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسانی قہر و غضب  
 سے ڈرتے رہو کیہی راہ نجات کی ہے۔

اسے علماء اسلام میری تکذیب میں جلدی مت کرو کہ بہت سارا ایسے ہوتے ہیں  
 کہ انسان جلدی سے سچ نہیں سکتا۔ بات کو منکر اسی وقت روکنیکے لئے تباہت ہو جاؤ کہ تقویٰ  
 کا اثر نہ ہو۔ تم میں بعض غلط باتیں ہوتی ہیں اور اگر تم نے بعض احادیث کے اٹھے معنی  
 سمجھتے ہو تو یہ جو حکم نہ تاجی لغو تھا تھے پہلے یہ عبرت کی جگہ اب اس بات  
 پر غور کرو کہ میں جبکہ تھے قدم رکھا ہے ان جگہ یہودیوں نے رکھا ہے۔ اس بات  
 پر غور کرو کہ علیہ السلام نے دوبار آسمان سے نازل ہوئے ہیں الباس نبی کے دو پہلے  
 مذکور ہے کہ یہ کہتے تھے کہ نبی اکبر علیہ السلام نے آسمان پر اٹھایا کیا اور وہاں  
 آج باریکا اور جو شخص الباس کے دروازے سے پہنچے ہو نیکیا دعویٰ کرے وہ جہنم ہے  
 اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا نہیں کہ تھوڑے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملائکہ پر آ

جو شخص اس  
 قوت کے لئے جو وہ غضب کرے یا کہ اسکی ہر ایک خصلت کے لئے فائزین ہوں یا کہ اسکی ہر ایک خصلت کے لئے کافران ہوں  
 یہاں جو خدای کریموں کی نسبت دیا میں غضب ظہور کیا ہے اس لئے کہ ان کے خصلتوں کی بنا پر ان کے لئے جہنم ہے اور ان کے لئے جہنم ہے  
 کی بات ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے جہنم ہے اور ان کے لئے جہنم ہے اور ان کے لئے جہنم ہے اور ان کے لئے جہنم ہے









کریم پور لاسیر اجنبی اٹلی کے سب سے مشہور اخبار نے مندرجہ ذیل عجیب خبر شائع کی ہے۔

۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو برٹش ملین ایک بڑا مارمبسی کو مراچا پتہ - - - - -  
 ولی شہور تھا، اسکے پیچ اسکی کچھ جاڈا رہی اور گورنر نے اسکے رشتہ داروں کو تلاش  
 کر کے اسکے حوالہ دو لاکھ فرنیٹک (ایک لاکھ پونے تیس ہزار روپیہ) کئے جو مختلف ملکوں کے  
 سکون ہیں تھے اور اس غارتین سے ملے جہاں وہ رامب مہیہ سے سحریتا تھا۔ روپیہ  
 ساتھ بعض کاغذات بھی ان رشتہ داروں کو ملے جن کو وہ پڑھ نہ سکتے تھے۔ چن بھائی زبانی  
 کہہ کر معلوم کون کاغذات سے لے کے دیکھنے کا موقع ملا تو کوئی عجیب بات معلوم ہوئی کہ یہ کاغذات  
 بہت ہی قیمتی زبان میں تھے جب انکو پڑھا گیا تو انہیں یہ عبادت تھی۔

پس در گہر شمع مریم کے بیٹے کا خادم اس طرح پر لوگوں کو خدا تعالیٰ کے نام میں اور اسکی مرضی کے بقا بقا خطب کرتا ہوا کہ "وہ یہ خط اس طرح ختم ہوتا ہے

میں بیٹھوں، یہی گیرسہ یسوع کے نام میں اور اپنی عمر کے نوے سال میں مسیحیت کے الفاظ پہنچاؤں اور یہی یسوع مسیح میرا کہے بیٹے کی موت کے تین عید بعد (یعنی تین سال بعد) زندہ و زند کے مقدس گھر کے نزدیک بولیر کے مکان میں لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ شخصوں نے نتیجہ نکالا ہے کہ یہ نسخہ پطرس کیوقت کا عید آتا ہے۔ لٹن ہائسل سو سائٹی کی ہے  
 یہ نسخہ جزا۔ نکاحی خ۔ نکاح کرانیکو بعد ہائل سوٹٹی اب انکو صحن پا کہ لرا (لاکھ) ٹہر سنتیں  
 رہیں۔ مانکون کوہیکر کا غذات کو لینا یہ مٹی ہے ۔

یہ سچ ابن تیم کی دہانہ پر سلام ہو۔ اسنے کہا اے میرے خدا میں اس قابل نہیں کہ اس چیز پر  
آسکران جبکہ میں بڑ سمجھتا ہوں نہ ہوں اس کی کو حاصل کیا اور جسکی مجھے خواہش تھی مگر وہ سرزد ہوگ  
اجر کو اپنے اہل میں کہہ دین اور بت نہیں۔ لیکن میری بڑی امید و کام میں ہے مجھے سو زیادہ بڑی حاجتیں  
کوئی نقص نہیں ہے اور خدا جو سب کے بلند تر ہے میرے گناہ و فحاشی ایسا نہ کر کہ میں اپنی بدنامیوں کی سزا  
کا سبب ہوں نہ مجھ پر اپنے مقبولی نظر میں حقیر نہ ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ میری تقویٰ مجھ میں نہ آئے۔ ایسا نہ کر کہ  
دنیا میری بڑی خوشی کی جگہ یا میلہ بنا مقصد ہو اور اس شخص کو مجھ پر سیلا نہ کر جو مجھ پر رحم نہ کرے۔ اور بڑی رحم

۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

## شہد شاہد بن بنی اسرائیل

ایک اسرائیلی عالم توہمیت کی شہادت دربارہ قبر مسیح -

میں شہادت دیا ہوں کہ میں نے دیکھا ایک نقشہ پاس مرزا

رولڈ مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

غلام احمد صاحب قادیانی اور تحقیق وہ صحیح ہے

لامرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

قبر بنی اسرائیل کی قبروں میں سے اور وہ ہے

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

بنی اسرائیل کے اکابر کی قبروں میں سے اور میں نے

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

دیکھا یہ نقشہ آج کے دن جب لکھی میں نے یہ شہادت

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

بہ انگریزی جون ۱۲ ۱۸۹۹ء سلمان یوسف یسحاق تاجر

یہ شہادت کر کے: مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

سلمان یہودی نے میرے روبرو یہ شہادت

کر کے مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

لکھی - مفتی محمد صادق بہیروی کلرک و نٹر اکوٹسٹ

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم

مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم مہرلارم





ان مولویوں پر افسوس اگر انہیں دیانت ہوتی تو وہ تقویٰ کی راہ سے اپنی  
 سب سے بڑی تہمت اور خدا سے تو نیک روحوں کی تسلی کر دی مگر وہ لوگ جو اب جہنم کی  
 مٹی سے بنے ہوئے ہیں وہ اسی طریق کو اختیار کرتے ہیں جو اب جہنم نے اختیار کیا تھا  
 ایک مولوی صاحب میرٹھ سے بذریعہ ریٹری اطلاع دی ہے کہ امرتسر میں جلسہ  
 ندوۃ العلماء ہے اس جگہ اگر بحث کرنی چاہئے مگر واضح ہو کہ اگر ان مخالفین کی فیتن  
 نیک ہوتیں اور فتح و شکست کا خیال نہ ہوتا تو ان کو اپنی تسلی کرانے کیلئے ندوہ وغیرہ کی  
 کیا ضرورت تھی ہم ندوہ کے علماء کو امرتسر کے علماء سے انکے نہیں سمجھتے ایک ہی عقیدہ  
 ایک ہی جنس ایک ہی مادہ ہے ہر ایک کو اختیار ہے کہ **قادیان** میں آوے مگر  
 بحث کے لئے نہیں بلکہ صرف طلب حق کے لئے ہماری تقریر کو جسے اگر شک رہی تو غرضت  
 اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک رفع کرادے اور وہ جیتک قادیان میں رہے گا بطور مہمان  
 کے سمجھا جائیگا ہمیں ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہیں اور نہ انکی طرف سے حاجت ہے سب لوگ  
 راستی کے دشمن ہیں مگر راستی دنیا میں پہلیتی رہتی ہے کیا یہ خدا تعالیٰ کا عظیم شان معجزہ  
 نہیں کہ آج سے بیس برس پہلے برائے احمدیہ میں پتہ الہام سے خدا کو دیکھا کہ  
 لوگ تمہارے کام میں کیلئے بڑی کوشش کریں گے ورنہ انہوں نے اب زور لگائے مگر آخر  
 میں تمہیں ایک بڑی جماعت بناؤں گا یہ اس وقت کی وحی الہی ہے جبکہ یہ سے سائنس ایک  
 آدمی ہی نہیں تھا پھر میرے دعویٰ کے شائع ہونے پر مخالفوں نے ناخواریاً اب زور لگا  
 آخر سب پیشگوئی نہ کورہ بالا سلسلہ میں گیا اور اب آج کی تاریخ تک ٹیش انڈیا میں یہ جماعت  
 ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے ندوۃ العلماء کو اگر مرنا یاد ہے تو براہین احمدیہ اور سرکاری کاغذات  
 کو دیکھ کر قید رہے کہ کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں پھر جبکہ قرآن اور معجزہ دونوں پیش کئے گئے تو  
 اب بحث کس فرض کیلئے ؟

ایسی ملکات گذرنا نہیں اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی

معاشرت میں ان رات شعول ہیں کہ انکو اسلام کی شکلات اور آفات کی کچھ بھی نہیں



ان کی مجالس میں اگر عباؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور رنگین اور ڈھولکیت اور قوال وغیرہ سب بدعات نظر آئیں گے اور یہ سب

مسکونوں کے پیشوا ہونے کا دھولے اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض اہل بیعت عورتوں کا لباس پہنتے ہیں اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں اور چوڑیا پہنتے ہیں اور قرآن شریف کی نسبت انعام پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے دلکشا رہیں جو خیال میں نہیں آسکتا کہ دور ہو سکیں تاہم خدا تعالیٰ اپنی قدر میں دکھائے گا اور سلا کا حامی ہوگا۔

### [عورتوں کو کچھ نصیحت]

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں ہی مبتلا ہیں وہ نقد و نکاح کے مسئلہ کو نہایت بڑی نظر سے دیکھتی ہیں گویا سپر ایمان نہیں کہتیں انکو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا مطلق اپنے اندر کہتی ہے پس اگر سلام میں نقد و نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں انکا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر ریت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری سے گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رہد ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل جسم کہ وہ بچہ پر چھو نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قوسے پر یہ قلاب ہے کہ اسکو نکاح ثانی کی ریت نہ دی جائے، حقیقت خدا کی شریعت نے انہیں مرد پر نظر کر کے مردوں کے مسئلہ پر رکھ رکھی ہے اور مجبور رہیں گے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کہی ہے کہ اگر یہ مرد یا عورت کاظم کے بیچ سے منع کرالیں جو مطلق کے قائم مقام ہے خدا کی شریعت وہ اندر و شر کی دکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیاری کی دکان سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ نہیں کہ بعض مسکند مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں جس میں وہ نکاح ثانی کے لئے غلط ہوتی ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی ہیں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انہیں

## طلاق

کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدور طرہ کے اسباب جو مرد  
 ان دشمنی پیدا کر دیتے ہیں ان کا کچھ ذکر نہ تھا اس لئے عیسائی قوم میں خامی کی  
 برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پس کر اپنا سوب سوچو کہ اس قانون میں کس چیز سے  
 عورت کو فکر نہ کرو جو تمہارے کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں  
 اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں  
 اگر عورت مرد کے تعدد ازواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کر سکتی ہے۔ خدا کا  
 یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنیوالی تھیں اپنی شریعت میں انکا ذکر کرتا  
 تا شریعت ناقص رہتی سو تم اسے عورتوں اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ  
 دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہارے مصیبت  
 اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو چور و دہشت  
 کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے سو رو قہر الہی مت بنو ہر ایک اپنے  
 کام سے پوچھا جائیگا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند ہی نیک کیا جائیگا۔ لگتا  
 اگرچہ شریعت نے مختلف مصلح کی وجہ سے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا قدر  
 کا قانون تمہارے لئے کہلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو  
 بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے  
 قانون پر ہی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اسکی زمینیت سو بہت۔ اس مت  
 لگنا۔ قویٰ بنو مت کہ کسی عورت سے ٹھٹھا نہ منی مت کر خاوندوں سے کہ تقاضے نہ کرو جو انکی  
 حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہو نیکی حالت میں قبروں میں  
 داخل ہو خدا کے فیاض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع ہو  
 بہت سا حصہ انکی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس نعمت واری کو اپنی حمد کی سے ادا  
 کرو کہ مذکورہ ایک صالحات قاضیات میں گئی جاؤ۔ اسلئے نہ کرو اور خاوند و بیگمالوں کو بیجا  
 طور پر خرچ نہ کرو خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گناہ نہ کرو ایک رات دوسری عورت یا مرد پر بیجا نہ لگنا۔





یہ تمام لفظاں جو ہم لکھ چکے ہیں اس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے  
خوش میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاوے کہ خدا کا غضب جو زمین پر پڑا رہا ہے  
وہ ان تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں  
سچی تقویٰ [آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ] خدا کو راضی کر دیتی ہے اور خدا  
نے معمولی طور پر ہر ایک کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچانا ہے ہر ایک مکار یا نادان  
متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت  
ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا  
پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میں مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب  
اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات  
ملیگی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم  
کوشش کرو کہ خدا کے پیار سے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ کامل متقی  
طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے سو تم کامل متقی بنو جو کچھ خدا نے  
طاعون کے بارے میں فرمایا تم سن چکے ہو وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنی تین  
اوس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اس کے  
اند نہ نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچا  
جائیگا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کے راہوں میں  
پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تین امتحان میں ڈالتا ہے



ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تین بیعت شدہ دن میں خدمت کرے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی عیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بامہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار دے کیونکہ علاوہ لشکر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں صد ہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کیلئے آرام دہ مکان میسر نہیں دیا کہ چاہئے۔ چار پائٹوں کا انتظام نہیں تو وسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جہان پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالائے نام ایک ہزار بھی ماہ بامہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے اگر بے ناغہ ماہ بامہ انکی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پہرے ہی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ہر ایک شخص کا صدقہ انکی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پہرے ہی ماہ بامہ نہیں آئیگا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص مفسر لیون جو اپنے تین بچاؤے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے اور ہر حال صدقہ دے گا وہ فیصل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ بلوغام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے روح القدس کہی کسی نبی پر کیونکہ شکل پر ظاہر ہوا اور کہی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت دیا جب تک انسان کا نسل اپنے ہمارا



نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب حضرت علی علیہ السلام مبعوث ہوئے تو روح القدس ہی پہ  
برجہ کامل انسان ہوئی انسان کی شکل ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کا قدر و کھنڈ

تھی جس نے زمین سے لیکر آسمان کا آفاق بہرہ دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک  
سے محفوظ رہی لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل  
میں ظاہر ہوا تھا یعنی کبوتر کی شکل پر اس لئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب  
پر فتنہ بپا ہو گیا اور اس نے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکھائی کہ ایک عظیم الشان  
اثر و تاثر کی طرح حملہ آور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے عیسائیت کی مصلحت کو دنیا  
کی سب غلطیوں سے اول درجہ پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان و زمین  
پہٹ جائیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ زمین پر یہ ایک بڑا گناہ کیا گیا کہ انسان  
کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا اور قرآن کے اول میں ہی عیسائیوں کا رد اور ان کا  
ذکر ہے جیسا کہ آیت ایاک نعبد اور ولا الضالین سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے  
آخر میں ہی عیسائیوں کا رد ہے جیسا کہ سورۃ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لہ یلد  
ولہ یولد سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے درمیان ہی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے  
جیسا کہ آیت تکاد السَّمَوَاتُ یَفْطُرْنَ مِنْہُ سَمِیۡمًا سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن سے ظاہر ہے کہ  
جب کہ دنیا ہوئی مخلوق پرستی اور وصل کے طریقوں پر ایسا زور کبھی نہیں دیا گیا اسی وجہ  
سے مبالغہ کے لئے بھی عیسائی ہی بلا گئے تھے نہ کوئی اور مشرک۔ اور یہ جو روح القدس  
پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا اس میں کیا نکتہ تھا سمجھنے والا  
خود سمجھ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی  
پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہار رہے ہو تم اپنے  
وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و وفا سے حیران ہو جائیں  
اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرنا تمہیں زندگی ملے اور تم نسانی



جوشون سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع  
کے۔ اور دوسری طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے +

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور  
تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بجاؤ اور زمین اوس نور سے روشن  
ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ اے امین شہداء امین یا عباد اللہ اذکرکم ایا ما للہ  
واذکرکم تقوی القلوب۔ انہ من بات ربہ حجوا فان لہ جہنم لایموت فیہا ولا یحیی فلا تخذلوا  
الیٰ نینۃ الدنیا وزورہا واتقوا اللہ واستعینوا بالصبر الصلوٰۃ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی  
النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم

## پیشگوئی متعلق طاعون درنظم

نشان اگر چہ نہ در اختیار کس پوست  
کہ آن سعید ز طاعون نجات خواہد یافت  
مراقبم بخداوند خویش و عظمت او  
چہ حاجت است بہ بحث و گریہ کافیت  
اگر دروغ برآید ہر آنچہ وعدہ من

مگر نشان بدیم از نشان زدادارم  
کہ حجت و حجت پناہ ہے بچار دیوارم  
کہ هست این ہمہ از وحی پاک گفتم  
برائے آنکہ سید شد و شش ز انعام  
رواست گر ہمہ خمیہ زندہ ہر یکارم

## درخواست چندہ برائے توسیع مکان

چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون پاک میں پہل جگا اور ہمارے گھر میں جسین بعض حصوں میں مردہ ہی مہاں رہتے  
ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں سخت تنگی واقعہ ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اسد جلشاند نے ان لوگوں کو کچل دیا ہے اور کچل کر  
چار دیوار کے اندر ہونے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب گھر جو غلام حیدر متولی کا تھا جس میں ہمارا حصہ ہر ایک  
نسبت ہمارے شریک اضافی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دین و قیمت پر باقی حصہ ہی دین میری نسبت میں یہ جو بی جو ہماری  
جوئی کا ایک جز ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے چنانکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر جو الہی کی  
خوشخبری کی رو سے اس طرفان طاعون میں بطور کشتی کے ہو گا نہ معلوم کس کس کو اسکی بشارت کروعدہ حصہ ملے گا اس لئے یہ کام  
بہت جلدی کا ہو خدا پر ہر دہ کر کے جو خالق اور رازق ہو اور اہمال صاحب کو دیکھتے ہو کوشش کرنی چاہئے جیسے پہلی کیا کہ یہ ہمارا گھر  
بطور کشتی کے ہو گا نہ آئندہ اس کشتی میں کسی مرد کی گنجائش ہو نہ عورت کی اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ و اہتمام علی من اتبع الہدے